ماہنامہ

ای تعلیم

etaleem

بہترین استاد
بہترین تعلم

سیکھیے، سکھائیے

October 2025

معلم چراغِ راہ گزر

سبق کی منصوبہ بندی

تخلیقی تدریس، استاد کی ضرورت

معلم چراغِ راہ گزر	05
سبق کی منصوبہ بندی، ایک مکمل رہنمائی	07
کردار سازی میں معلم کا کردار	11
اساتذہ کا دن، خراجِ تحسین اور تجدیدِ عہد	15
استاد کا نیا معاون، مصنوعی ذہانت	18
نئے زمانے میں اساتذہ کے کرنے کے کام	21
کلاس روم کے آداب	24
تخلیقی تدریس، استاد کی ضرورت	26
شہر کے اندھیرے کو اک چراغ کافی ہے	30
انہی کے دم سے ہے جاری یہ روشنی کا سفر	32

ایڈیٹر: مالک خان سیال

ایڈوائزری بورڈ:

سید عامر محمود، محمد عامر شہزاد، محمد اسلم خان، طارق جاوید

ریسرچ ٹیم:

1۔ ارسلان شاکر 2۔ اصغر حمید

3۔ محمد سلیمان 4۔ طاہر عباس

ڈیزائننگ: حافظ شہزاد الحسن

GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

برائے وٹس ایپ رابطہ:

0333-1211244

فی شمارہ: 100 روپے

سالانہ سبسکرپشن: 1200 روپے

5-E ثمن برگ جوہر ٹاؤن، لاہور

قرآن وحدیث

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قِيۡلَ لَـكُمۡ تَفَسَّحُوۡا فِى الۡمَجٰلِسِ فَافۡسَحُوۡا يَفۡسَحِ اللّٰهُ لَـكُمۡ ۚ وَ
اِذَا قِيۡلَ انْشُزُوۡا فَانْشُزُوۡا يَرۡفَعِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ ۙ وَالَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ
دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ (سورۃ مجادلہ 11)

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے (کہ) مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو جگہ کشادہ کر دو، اللہ تمہارے لیے جگہ کشادہ فرمائے گا اور جب کہا جائے: کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو، اللہ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے جنہیں علم دیا گیا اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب ایک استاد (تعلیم کے دوران) بچے کو کہتا ہے کہ کہو "بسم اللہ الرحمن الرحیم" اور وہ بچہ اسے تکرار کرتا (پڑھتا) ہے تو خداوند عالم اس بچے، اس کے والدین اور استاد سب کو دوزخ کی آگ سے نجات عطا کر دیتا ہے۔

مجمع البیان، ج ۱، ص ۵۰

شیخِ مکتب ہے اک عمارت گَر

بچوں کے ساتھ مل کر سکول میں یومِ اساتذہ منانے کا اہتمام کیجیے

شیخِ مکتب محض ایک معلم نہیں بلکہ ایک عمارت گر ہے جو خام مٹی کو کندن میں ڈھالتا ہے، کچے ذہنوں کو پختگی بخشتا ہے اور نئی نسلوں کے خوابوں کو تعبیر عطا کرتا ہے۔ یہ وہ عظیم ہستی ہے جو روشنی بانٹتی ہے مگر خود جلتی ہے، جو تھکتی نہیں مگر تھکے ہوئے دلوں کو حوصلہ عطا کرتی ہے، اور جو اپنے پسینے کی نمی سے نسلوں کی زمین کو سر سبز کرتی ہے۔

استاد کی مسند دراصل عزت و عظمت کا وہ مینار ہے جس پر کھڑے ہو کر قومیں افق کی وسعتوں کو چھوتی ہیں۔ استاد کی قربانی اس چراغ کی مانند ہے جو اپنی روشنی سے تاریکی کو مٹا دیتا ہے۔ وہ نسلوں کے معمار ہیں، کردار کے باغبان ہیں اور فکر کے سنگ تراش ہیں۔ انہی کے دم سے علم کی بستی آباد ہے اور تہذیب کا سفر رواں ہے۔

یقیناً استاد کی عظمت کو الفاظ کے دائرے میں سمیٹنا ممکن نہیں۔ یہ وہ عظیم معمار ہیں جو خود مٹ جاتے ہیں مگر اپنی محنت سے امر ہو جاتے ہیں۔ آج یومِ اساتذہ کے موقع پر یہ دیباچہ اس بات کا اعتراف ہے کہ قوم کے اصل ہیرو وہی اساتذہ ہیں، جن کے بغیر نہ کوئی درخشاں ماضی وجود رکھتا اور نہ تابناک مستقبل۔

اللہ رب العزت ہمارے اساتذہ کی محنتوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمیں ان کے مقام و مرتبے کو پہچاننے اور ان کی عظمت کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

اداریہ

مالک خان سیال

معلم چراغِ راہ گزر

انسانی زندگی کا سفر کئی موڑ، کئی اندھیروں اور روشنیوں سے گزرتا ہے۔اس سفر میں ایک ایسا رہنما چاہیے جو راستہ دکھائے، منزل کا پتہ بتائے اور دشواریوں میں ہمت بڑھائے۔ یہ رہنما معلم ہے جو اپنی ذات کو ایک چراغ کی مانند جلاتا ہے تاکہ دوسروں کے راستے روشن کر سکے۔اس کے علم و ہدایت کی روشنی شاگردوں کی زندگیوں کو منور کرتی ہے اور یہی روشنی آگے چل کر پوری قوم کو ترقی کی راہ پر گامزن کرتی ہے۔

معلم کی عظمت اور ذمہ داری

معلم کی ذمہ داریاں عام فرد سے کہیں بڑھ کر ہیں۔وہ صرف کتابی علم نہیں دیتا بلکہ ایک نسل کے ذہن اور سوچ کو تشکیل دیتا ہے۔ بچپن سے لے کر جوانی تک، استاد کی تربیت شاگرد کی شخصیت کے ہر پہلو پر اثر ڈالتی ہے۔اگر معلم کی رہنمائی مثبت اور تعمیری ہو تو طالب علم ایک کامیاب، باشعور اور مہذب شہری بن کر ابھرتا ہے۔اسی لیے کہا جاتا ہے کہ معلم دراصل ایک قوم کا معمار ہے۔

اسلام نے بھی معلم کو اعلیٰ ترین مقام عطا کیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کو ربِ کائنات نے "معلم" بنا کر بھیجا تاکہ انسانوں کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم و ہدایت کی روشنی میں لے آئیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ معلم کا کردار صرف کمرۂ جماعت تک محدود نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے ہے۔

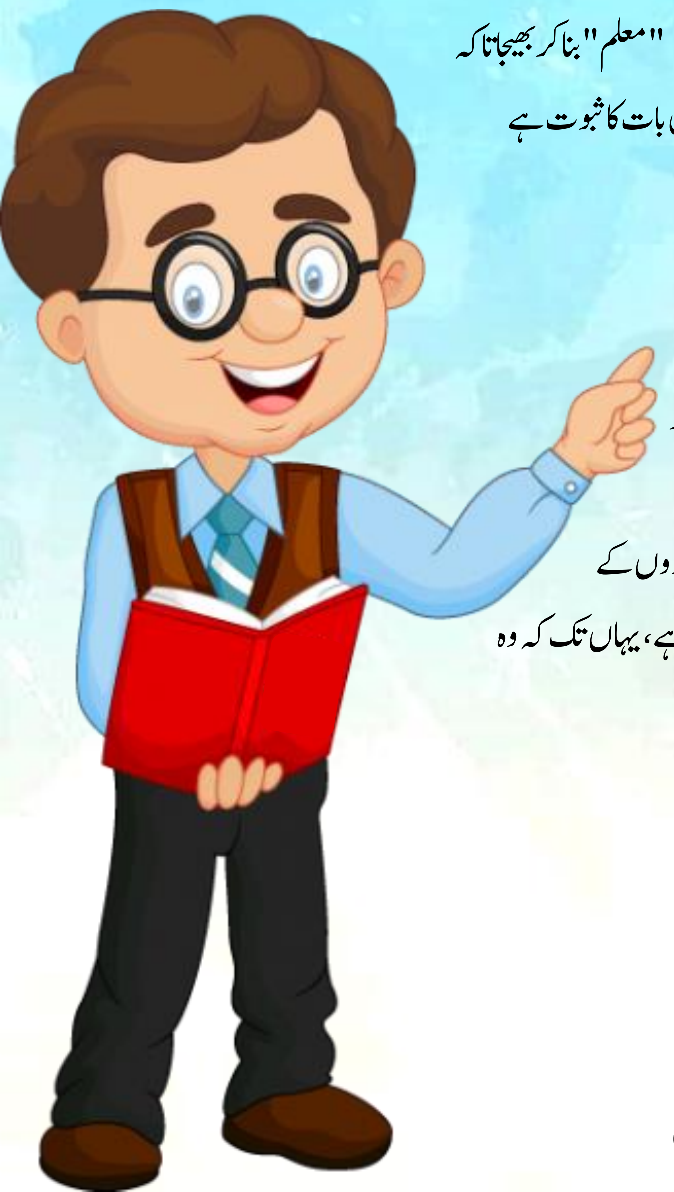

چراغِ راہ گزر کا حقیقی مفہوم

چراغ اپنی روشنی سے دوسروں کو راستہ دکھاتا ہے مگر خود جلنے اور گھلنے کی مشقت سہتا ہے۔اسی طرح معلم اپنی سہولتیں، آرام اور وقت قربان کر کے طلبہ کے مستقبل کو سنوارتا ہے۔ایک استاد کی محنت کی وجہ سے طالب علم کو وہ ہمت اور اعتماد ملتا ہے جو زندگی کے میدانوں میں کامیابی کا باعث بنتا ہے۔وہ شاگردوں کے دل میں خواب بوتا ہے اور پھر ان خوابوں کی آبیاری کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ خواب حقیقت میں ڈھل جائیں۔

معلم اور کردار سازی

معاشرے کو اگر محض تعلیم یافتہ نہیں بلکہ باکردار انسان چاہییں تو اس کی بنیاد معلم کے ہاتھ میں ہے۔ استاد طلبہ کے اندر ایمانداری، قربانی، صبر، محبت، احترام اور خدمتِ خلق کے جذبات پروان چڑھاتا ہے۔ ایک معلم کا شاگرد چاہے کسی بھی شعبے میں جائے، وہ اپنے استاد کے اخلاق اور تعلیمات کا عکس بن کر نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک سچا معلم اپنے شاگردوں میں زندہ رہتا ہے اور ان کی کامیابیوں میں اس کی محنت جھلکتی ہے۔

قومی تعمیر میں معلم کا کردار

کسی بھی قوم کی ترقی کا پہلا زینہ معیاری تعلیم ہے اور تعلیم کی روح معلم کی شخصیت ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جن قوموں نے اپنے اساتذہ کو عزت دی، ان قوموں نے ترقی کی بلندیاں چھوئیں۔ جاپان، جرمنی اور دیگر ترقی یافتہ ممالک اس حقیقت کی زندہ مثال ہیں جہاں استاد کو قومی ہیرو کا درجہ حاصل ہے۔ پاکستان کے تناظر میں بھی اگر ہم ایک مضبوط، باوقار اور ترقی یافتہ قوم دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے اساتذہ کو عزت، سہولتیں اور عملی طاقت دینی ہوگی۔ کیونکہ ایک باوقار استاد ہی باوقار قوم تیار کر سکتا ہے۔

معلم کی قربانیاں

معلم کی زندگی محض تنخواہ یا مادی آسائشوں کی تکمیل کے لیے نہیں ہوتی۔ وہ اپنی ذات کو پسِ پشت ڈال کر شاگردوں کی کامیابی کے خواب دیکھتا ہے۔ کلاس روم کے اندر اور باہر وہ مسلسل محنت کرتا ہے، اپنے شاگردوں کو وقت دیتا ہے اور ان کے مستقبل کی فکر کرتا ہے۔ یہ وہ قربانی ہے جس کا صلہ شاید دنیاوی پیمانوں سے پورا نہ ہو سکے، مگر ایک کامیاب شاگرد کی کامیابی ہی استاد کے لیے سب سے بڑا انعام ہے۔

نتیجہ

یوں معلم واقعی چراغِ راہ گزر ہے، جو اپنی روشنی دوسروں پر نچھاور کرتا ہے اور خود تھکن و مشقت برداشت کرتا ہے۔ وہ راستے کی تاریکیوں کو دور کرتا ہے، منزل کے نشان دکھاتا ہے اور قوم کو ترقی کی طرف لے جاتا ہے۔ ایک معلم کی عظمت کو پہچاننا اور اس کے مقام کو بلند کرنا در اصل اپنی نسلوں کے مستقبل کو روشن کرنا ہے۔

اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ:

"اگر معلم کی روشنی بجھ جائے تو معاشرے کا ہر راستہ اندھیروں میں ڈوب جاتا ہے، اور اگر یہ روشنی روشن رہے تو پوری قوم کا مستقبل تابناک ہو جاتا ہے۔"

سبق کی منصوبہ بندی: ایک مکمل رہنمائی

تعلیم کی دنیا میں کامیاب تدریس کا دار و مدار محض علمی مہارت پر نہیں بلکہ مؤثر **سبق کی منصوبہ بندی** پر ہوتا ہے۔ ایک اچھا استاد وہی ہوتا ہے جو نہ صرف مواد پر عبور رکھتا ہو بلکہ طلبہ کی ذہنی سطح، دلچسپی اور سیکھنے کے انداز کو مدِ نظر رکھتے ہوئے **منظم اور متحرک طریقے سے سبق تیار کرتا ہو۔**

سبق کی منصوبہ بندی کیا ہے؟

سبق کی منصوبہ بندی ایک ایسا **تحریری یا ذہنی خاکہ** ہے جس میں استاد سبق دینے سے پہلے اہداف، مواد، طریقۂ تدریس، سرگرمیاں، اسباق کے مراحل اور جائزہ کا طریقہ کار طے کرتا ہے۔

سبق کی منصوبہ بندی کے بنیادی اجزاء:

اجزاء	وضاحت
سبق کا عنوان	متعلقہ نصاب سے لیا گیا موضوع یا یونٹ
تعلیمی اہداف	طلبہ سبق کے بعد کیا سیکھیں گے؟ (علمی، جذباتی، عملی)
طلبہ کا سابقہ علم	سبق سے متعلق بچوں کے پاس کیا معلومات پہلے سے موجود ہیں
مواد و وسائل	کتاب، تصاویر، چارٹ، ویڈیوز، پراجیکٹس وغیرہ
طریقہ تدریس	لیکچر، مکالمہ، گروپ ورک، کہانی، رول پلے، عملی کام
سرگرمیاں	دلچسپ و متحرک سرگرمیاں جو سبق کو سمجھنے میں مدد دیں
جائزہ و تشخیص	سبق کے اختتام پر سیکھنے کا اندازہ کیسے لگایا جائے گا

تعلیمی اہداف کیسے لکھیں؟

تعلیمی اہداف ہمیشہ **SMART** اصولوں کے مطابق ہونے چاہییں:

S: Specific واضح
M: Measurable قابلِ پیمائش
A: Achievable قابلِ حصول
R: Relevant متعلقہ
T: Time-bound وقت کے دائرے میں

مثال: طلبہ 40 منٹ کے اندر اندر حضرت اقبال کی زندگی کے 5 اہم واقعات زبانی بتا سکیں گے۔

دلچسپ تدریسی سرگرمیوں کی مثالیں:

سرگرمی	تفصیل
ذہنی خاکہ (Mind Map)	عنوان سے متعلق بچوں سے کلیدی الفاظ لکھوائیں
رول پلے	تاریخی یا معاشرتی موضوعات پر بچوں سے کردار ادا کروائیں
سوال و جواب کا کھیل	ٹیم بنا کر سوالات پوچھیں، پوائنٹس دیں
تخلیقی تحریر	کسی موضوع پر مختصر تحریر لکھوائیں
کہانی سنانا اور خلاصہ لکھوانا	بچوں کی تفہیم اور تخلیقی صلاحیت بڑھے گی
تصویری تجزیہ	ایک تصویر دکھا کر اس پر بات چیت کروائیں

سبق کا ایک مثالی خاکہ (فارمیٹ):

عنصر	مواد
سبق کا عنوان	"پانی کی اہمیت"
مدت	40 منٹ
تعلیمی سطح	جماعت سوم
تعلیمی اہداف	طلبہ پانی کی 3 اہمیتیں بیان کر سکیں گے
سابقہ علم	بچے روزمرہ میں پانی کا استعمال جانتے ہیں
وسائل	چارٹ، پانی کی تصویر، گلاس، ویڈیو
تدریسی طریقہ	سوال و جواب، رول پلے، کہانی
سرگرمی	بچوں سے "اگر پانی نہ ہو تو؟" پر مکالمہ کروانا
تشخیص	زبانی سوالات، تصویری ورک شیٹ، مختصر تحریر

تشخیص (Assessment) کی اقسام:

تشخیصی (Diagnostic): سبق سے پہلے بچوں کی معلومات جانچنے کے لیے

تشکیلی (Formative): سبق کے دوران اصلاحی فیڈبیک کے لیے

سمیتی (Summative): سبق کے اختتام پر نتائج معلوم کرنے کے لیے

مفید مشورے برائے مؤثر سبق کی منصوبہ بندی:

طلبہ کی سطح کے مطابق تدریسی حکمتِ عملی اپنائیں

بچوں کی دلچسپی اور تجسس کو برقرار رکھیں

سبق کے دوران مختلف حسیات کو استعمال میں لائیں (دیکھنا، سننا، کرنا)

سبق کے ہر حصے کو وقت کے مطابق تقسیم کریں

سبق کے بعد خود احتسابی کریں کہ کیا اہداف حاصل ہوئے؟

سبق کی منصوبہ بندی صرف رسمی کارروائی نہیں بلکہ ایک **پیشہ ور استاد کی پہچان** ہے۔ یہ نہ صرف سبق کو بامقصد بناتی ہے بلکہ بچوں کی **دلچسپی، سیکھنے، اور کارکردگی** کو کئی گنا بڑھا دیتی ہے۔ ایک منظم اور متحرک منصوبہ بندی ایک عام کلاس کو **سیکھنے کے ماحول** میں بدل سکتی ہے۔

سائنس کے ایک سبق کا سبق پلان آئندہ سطور میں شئیر کیا جا رہا ہے:

سبق پلان: پودے کیسے بڑھتے ہیں؟

دن اور تاریخ	عنوان	دورانیہ	مضمون	جماعت
	پودے کیسے بڑھتے ہیں	40منٹ	سائنس	چہارم

تعلیمی اہداف:(Learning Objectives)

سبق کے اختتام پر طلبہ:

1. پودے کی نشوونما کے بنیادی مراحل بیان کر سکیں گے
2. بیج سے پودا بننے کے عمل کو تصویر یا ماڈل کے ذریعے سمجھا سکیں گے
3. پودے کو بڑھنے کے لیے درکار ضروری عوامل (پانی، روشنی، مٹی، ہوا) کو پہچان سکیں گے
4. تجربے کے ذریعے بیج کی اگنے کی مشاہداتی رپورٹ لکھ سکیں گے

طلبہ کا سابقہ علم:(Previous Knowledge)

طلبہ پھول، پتے اور درختوں سے مانوس ہیں۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ پودے مٹی میں اگتے ہیں۔

وسائل و مواد:(Teaching Aids)

- بیج (مثلاً دال، لوبیا)
- مٹی، پانی، چھوٹے گملے یا پلاسٹک کپ
- پودے کی نشوونما کا چارٹ
- بورڈ اور مارکر
- تصویری فلیش کارڈز
- خاکہ (Diagram) ورک شیٹ

تدریسی حکمتِ عملی:(Teaching Method)

گفتگو، مشاہدہ، گروپ سرگرمی، سوال و جواب، تجربہ

سبق کا خاکہ:(Lesson Flow)

وقت	مرحلہ	تفصیل
5 منٹ	آغاز	بچوں سے سوال کریں: "پودے کہاں سے آتے ہیں؟" بیج دکھائیں اور ان سے اس کا اندازہ لگوائیں
10 منٹ	وضاحت	پودے کے بڑھنے کے مراحل بتائیں: بیج ← جڑ ← تنہ ← پتے ← پھول۔ چارٹ یا تصاویر کے ذریعے وضاحت کریں
10 منٹ	سرگرمی	بچوں کو گروپوں میں بانٹیں، ہر گروپ کو ایک گملا، مٹی، بیج اور پانی دیں۔ وہ بیج لگائیں اور مشاہدہ شروع کریں
5 منٹ	سوال وجواب	سوالات پوچھیں: پودے کو کن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے؟ اگر سورج نہ ہو تو کیا ہوگا؟ وغیرہ
5 منٹ	ورک شیٹ	تصویری ترتیب مکمل کروائیں یا مراحل کی خالی جگہیں پُر کروائیں
5 منٹ	جائزہ	سبق کا خلاصہ کروائیں، بچوں سے سیکھے گئے نکات دہرائیں

مشترکہ سرگرمی:(Group Activity)

"اپنا پودا اگائیں"

ہر بچہ ایک کپ میں بیج لگائے گا، پانی دے گا، اور اگلے چند دنوں تک مشاہدہ کرے گا۔ روزانہ ایک جملہ لکھے گا:

"آج میرے بیج میں ________ نظر آیا۔"

تشخیص:(Assessment)

- زبانی سوالات کے ذریعے طلبہ کی تفہیم جانچی جائے گی
- تصویری ترتیب کی ورکشیٹ چیک کی جائے گی
- بیج اگانے کے عمل کی مشاہداتی رپورٹ دیکھی جائے گی
- گھر پر سوال: "اگر پانی نہ دیا جائے تو کیا ہوگا؟" اس کا تحریری جواب

ہوم ورک:

"بیج سے پودا بننے کے 4 مراحل کی تصویر بنا کر لیبل کریں یا پودے کی ضروریات پر 4 جملے لکھیں"

اضافی مشورے برائے استاد:

- کلاس میں ایک چھوٹا "پودا کونا (Plant Corner) " بنائیں جہاں بچے روزانہ مشاہدہ کریں
- ہفتہ وار رپورٹ یا تصویر بنوانا دلچسپی بڑھائے گا
- بچے کو نام دے کر ذاتی دلچسپی بھی پیدا کی جا سکتی ہے (مثلاً: "میرا پودا دوست")

اصغر حمید

کردار سازی میں معلم کا کردار

آج کے دور میں جہاں سائنس و ٹیکنالوجی نے دنیا کو ایک گلوبل ویلج بنا دیا ہے،انسان کو ایک مصنوعی ربوٹ میں تبدیل کر دیا ہے۔ جس کا مقصد محض کمانا اور کھانا ہے۔اخلاقی قدروں اور اخلاق کی اہمیت دلوں سے محو ہو چکی ہے۔ایسے ماحول میں اخلاقی اقدار اور کردار سازی کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ تعلیم کا مقصد صرف نصابی کامیابی حاصل کرنا نہیں بلکہ ایک ایسا فرد تیار کرنا ہے جو اپنی ذات، خاندان، معاشرے اور ملک کے لیے مثبت کردار ادا کر سکے۔اس مقصد کے حصول کے لیے بچوں کی کردار سازی نہایت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ کردار دراصل انسان کے باطن کی سچائی اور ظاہر کی روشنی ہے۔ایک تعلیم یافتہ مگر بدکردار فرد معاشرے کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے، جبکہ ایک اچھے کردار والا انسان چاہے وہ علم میں محدود ہی کیوں نہ ہو، اپنے اخلاق و رویوں سے معاشرے کو سنوار سکتا ہے۔ بچے چونکہ معاشرے کے مستقبل کے معمار ہیں، اس لیے ان کی کردار سازی پر خصوصی توجہ دینا از حد ضروری ہے۔

اسلام نے کردار کی اصلاح کو تعلیم کا سب سے اہم پہلو قرار دیا ہے۔

معلم کا مثالی کردار

کسی بھی تعلیمی نظام میں استاد کا کردار محض نصاب کی تدریس تک محدود نہیں بلکہ وہ ایک نسل کی تربیت، ایک معاشرے کی تشکیل، اور ایک قوم کی تعمیر میں اہم ستون کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمارے دیہی و شہری اسکولوں میں استاد طلبہ کے لیے ایک رہنما، ایک مسیحا اور ایک مثالی شخصیت ہوتا ہے، جو نہ صرف تعلیمی میدان میں بلکہ اخلاقی، سماجی اور شخصی ارتقاء میں بھی ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اکثر پاکستانی اسکول محدود وسائل، کم سہولیات اور بڑے چیلنجز کے باوجود استاد کے خلوص پر مبنی محنت سے طلبہ میں وہ چمک پیدا کرتے ہیں جو آنے والے کل میں انہیں بڑا انسان بننے کی راہ پر گامزن کرتی ہے۔ ایک استاد معمولی سے طالب علم میں چھپی ہوئی صلاحیتوں کو پہچان کر اسے وہ حوصلہ دیتا ہے جو اسے غربت، محرومی یا تعلیمی کمزوری کے باوجود کامیابی کی چوٹی تک پہنچا دیتا ہے۔

جوہر شناس و مردم شناس

پاکستان میں ایسے بے شمار اسکول ہیں جہاں ایک استاد اپنی ذاتی دلچسپی اور اخلاص سے بچوں کو نئی سوچ، نیا وژن، اور انسانیت کی خدمت کا جذبہ دیتا ہے۔ استاد کی یہی کوشش ایک عام طالب علم کو غیر معمولی بنادیتی ہے۔ ایک باشعور استاد جانتا ہے کہ قوم کا مستقبل اس کی کلاس میں بیٹھا ہے، اس لیے وہ اسے صرف نمبروں کی دوڑ میں نہیں لگاتا، بلکہ اسے ایک اچھاانسان بننے کی طرف لے جاتا ہے

کردار ساز و شخصیت ساز

بچوں کی پہلی سماجی تربیت استاد سے ہوتی ہے۔ استاد بچوں کو ایمانداری، وقت کی پابندی، صفائی، شائستگی اور باہمی احترام جیسے اوصاف سکھاتا ہے، جو بڑاانسان بننے کے بنیادی ستون ہیں۔ اس لیے استاد کردار سازی اور شخصیت سازی کا اہم فریضہ سرانجام دیتا ہے۔ وہ ایک ایسا پارس ہے کہ جس کے کردار کی خوشبو سے مہک کر طلبہ ایک عمدہ کردار کے سانچے میں ڈھلتے چلے جاتے ہیں۔ گفتار سے زیادہ کردار کام کرتا ہے۔

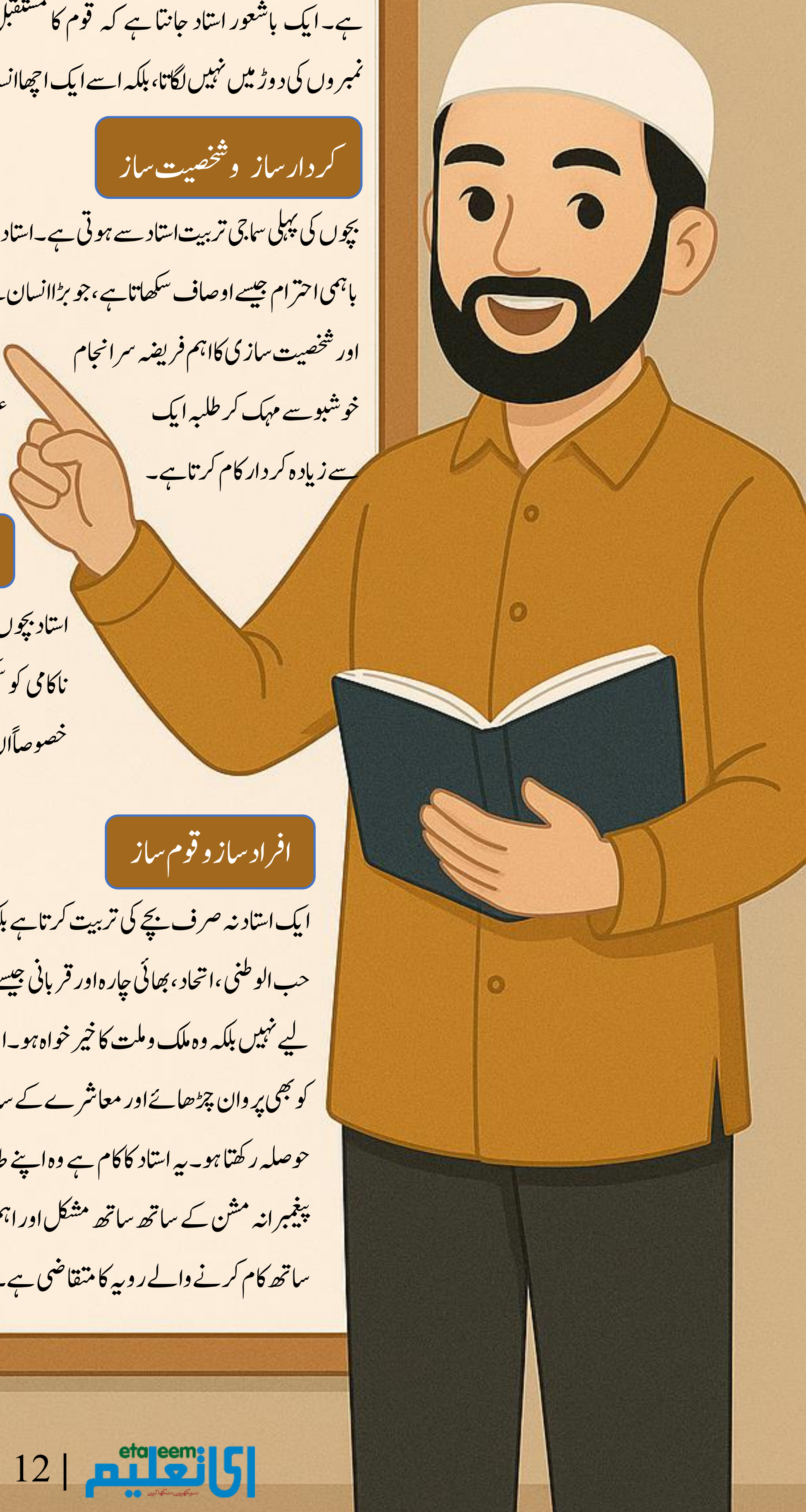

امید کا استعارہ

استاد بچوں کو زندگی کے مسائل سے لڑنے کا حوصلہ دیتا ہے۔ وہ ہر ناکامی کو سیکھنے کا ذریعہ بناتا ہے، اور امید کا چراغ روشن کرتا ہے، خصوصاً ان اسکولوں میں جہاں مایوسی کا ماحول ہو

افراد ساز و قوم ساز

ایک استاد نہ صرف بچے کی تربیت کرتا ہے بلکہ اس کی سوچ اور فکر میں قومی شعور بیدار کرتا ہے۔ وہ حب الوطنی، اتحاد، بھائی چارہ اور قربانی جیسے جذبات پیدا کرتا ہے تاکہ بچہ صرف خود اپنی ذات کے لیے نہیں بلکہ وہ ملک وملت کا خیر خواہ ہو۔ انفرادی سوچ کی بجائے اجتماعی درد رکھتا ہو۔ اپنی شخصیت کو بھی پروان چڑھائے اور معاشرے کے سارے انسانوں کو سنوارنے اور ان کو ساتھ لے کر جذبہ و حوصلہ رکھتا ہو۔ یہ استاد کا کام ہے وہ اپنے طالب علم کو اس انداز سے نکھارتا و سنوارتا ہے۔ یہ ایک پیغمبرانہ مشن کے ساتھ ساتھ مشکل اور اہم کام ہے۔ یہ استاد سے ایک محنت، جذبہ اور تسلسل کے ساتھ کام کرنے والے رویہ کا متقاضی ہے۔

نظم وضبط اور فرض شناسی

نظم وضبط کی بہت اہمیت ہے۔ایک منظم انسان اور ایک منظم معاشرہ ہی دراصل کارآمد ہو سکتا ہے۔ بھیڑوں کی طرح رہنے والے افراد اور قوموں کا دنیا میں کوئی وزن نہیں ہوتا۔فرض شناسی ایک عمدہ صفت ہے۔جو انسان کو اپنا فرض پہچاننے اور اسے ادا کرنے کا گر سکھاتی ہے۔۔ایک بہترین استاد ہی کے شایان شان ہے کہ وہ ایسے معاشرے کا معمار ہو۔

حوصلہ افزاء کردار

کئی طلبہ دیہی علاقوں یا کم آمدنی والے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔استاد ان کے اندر اعتماد پیدا کرتا ہے کہ غربت یا پیچھے رہ جانے کا مطلب ناکامی نہیں بلکہ محنت سے آگے بڑھنے کا موقع ہے۔استاد کمزور بچوں کی حوصلہ افزائی کے لیے مختلف طریقے اختیار کرتا ہے۔ وہ بچوں کی چھوٹی کامیابیوں کو سراہتا ہے تاکہ ان میں خوداعتمادی پیدا ہو۔ استاد ہر بچے کی انفرادی صلاحیت کو پہچانتا ہے اور اس کے مطابق رہنمائی کرتا ہے۔وہ بچوں کو غلطیوں سے سیکھنے کا موقع دیتا ہے بجائے ڈانٹنے کے۔ استاد حوصلہ افزا الفاظ استعمال کر کے بچوں کے دل سے ناکامی کا خوف نکالتا ہے۔وہ انہیں اضافی وقت اور توجہ دیتا ہے تاکہ وہ بہتر طریقے سے سمجھ سکیں۔استاد سوالات کے جوابات پر تعریف کرتا ہے چاہے وہ مکمل درست نہ ہوں۔وہ بچوں کو گروپ سرگرمیوں میں شامل کر کے ان میں تعاون کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔استاد بچوں کے والدین سے رابطے میں رہتا ہے تاکہ گھر پر بھی ان کی مدد ہو سکے۔یوں استاد کی محنت اور مثبت رویے سے کمزور بچے اعتماد کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں۔

بچوں کا رول ماڈل

استاد اپنی شخصیت اور عمل سے بچوں کے لیے عملی مثال بنتا ہے۔ ہر انسان کی زندگی میں کوئی نہ کوئی رول ماڈل ضرور ہوتا ہے۔بچوں کی زندگی میں بعض اوقات استاد ہی وہ واحد شخص ہوتا ہے۔جو ان کے لیے رول ماڈل ہوتا ہے۔

جس سے وہ متاثر ہو کر سیکھتے ہیں اور زندگی کا راستہ چنتے ہیں. اس لیے کہا جاتا ہے کہ استاد کے ہاتھ میں قوم کا مستقبل ہے۔ استاد اپنے کردار سے قوم کا مستقبل تراشتا ہے۔

مثبت سوچ کی آبیاری

استاد بچوں کو زندگی کے مسائل سے لڑنے کا حوصلہ دیتا ہے۔ وہ ہر ناکامی کو سیکھنے کا ذریعہ بناتا ہے، اور امید کا چراغ روشن کرتا ہے، خصوصاًان اسکولوں میں جہاں مایوسی کا ماحول ہو۔ استاد بچوں کو ہمیشہ اچھا سوچنے اور اچھے الفاظ استعمال کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ وہ ناکامی کو سیکھنے کا موقع قرار دے کر بچوں کو مایوس ہونے سے بچاتا ہے۔ استاد مثالی کرداروں کی کہانیاں سنا کر بچوں میں امید اور ہمت پیدا کرتا ہے۔ وہ ہر بچے کی خوبیوں کو اجاگر کرتا ہے تاکہ وہ خود کو قیمتی محسوس کرے۔ استاد اپنے رویے اور الفاظ سے خود ایک مثبت نمونہ پیش کرتا ہے۔

شیخ مکتب ہے اک عمارت گر
جس کی صنعت ہے روح انسانی

کردار سازی، عملی اقدامات

روزمرہ عادات میں تربیت: بچوں کو چھوٹے چھوٹے کاموں جیسے قطار میں کھڑے ہونا، وقت کی پابندی اور دوسروں کا احترام کرنا سکھایا جائے۔

قصے اور کہانیاں: نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام اور دیگر عظیم شخصیات کی زندگی کے واقعات بچوں کو سنانا تاکہ وہ متاثر ہو کر ان کی پیروی کریں۔

عملی سرگرمیاں: گروپ ورک، سماجی خدمت، کھیلوں میں مثبت رویے اور ٹیم ورک کے ذریعے کردار سازی کو فروغ دیا جا سکتا ہے

حوصلہ افزائی اور انعام: اچھے اخلاق اور مثبت رویے دکھانے والے بچوں کو انعام اور شاباش دینا ان کے کردار کو مزید نکھارتا ہے

اساتذہ کا دن:

مالک خان سیال

خراجِ تحسین اور تجدیدِ عہد

قوموں کی ترقی اور عروج کا راز اُن کے تعلیمی نظام میں پوشیدہ ہوتا ہے اور تعلیم کا اصل سرچشمہ اساتذہ ہیں۔ استاد وہ چراغ ہے جو دوسروں کو روشن کرتا ہے، وہ معمار ہے جو نئی نسل کے کردار کی عمارت تعمیر کرتا ہے، وہ رہنما ہے جو طلبہ کو منزلِ مقصود کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اسی لیے دنیا کے مہذب معاشرے اپنے اساتذہ کو خراجِ تحسین پیش کرتے اور اُن کے مقام و مرتبے کو بلند رکھتے ہیں۔ ”اساتذہ کا دن“ دراصل یہی پیغام لے کر آتا ہے کہ ہم اپنے اساتذہ کی عظمت کو تسلیم کریں اور ان کے ساتھ تجدیدِ عہد کریں کہ ان کی قربانیوں کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے گا۔

استاد کا مقام اور اہمیت

اسلامی تعلیمات میں استاد کا مقام والدین سے بھی بڑھ کر بیان کیا گیا ہے، کیونکہ والدین ہمیں زندگی عطا کرتے ہیں جبکہ استاد اس زندگی کو مقصد، سمت اور وقار بخشتا ہے۔ قرآن و حدیث میں علم کی اہمیت بار بار اجاگر کی گئی ہے اور علم کو حاصل کرنے والے اور دینے والے دونوں کو باعثِ سعادت قرار دیا گیا ہے۔ حضرت علیؓ کا قول ہے" : جس نے مجھے ایک حرف بھی پڑھایا، میں اس کا غلام ہوں۔" یہ جملہ استاد کے مقام و مرتبے کو واضح کرتا ہے۔

معاشرتی سطح پر بھی اگر دیکھا جائے تو استاد ہی وہ شخصیت ہے جو ڈاکٹر، انجینئر، سائنس دان، صحافی، فوجی یا سیاست دان سب کو تیار کرتا ہے۔ وہ ایک فرد کو نہیں بلکہ ایک قوم کو بدل دیتا ہے۔ استاد کی محنت سے جہالت کا اندھیرا ختم ہوتا ہے اور علم کی روشنی پھیلتی ہے۔

اساتذہ کی خدمات کا اعتراف

اساتذہ اپنی زندگی کا قیمتی سرمایہ دوسروں کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔ وہ اپنی خوشیوں کو قربان کر کے شاگردوں کی کامیابیوں پر خوش ہوتے ہیں۔ ایک استاد کے صبر، محنت اور قربانی کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب اُس کا شاگرد زندگی میں آگے بڑھتا ہے اور ملک و قوم کی خدمت کرتا ہے۔ استاد کبھی شہرت یا دولت کے لیے کام نہیں کرتا بلکہ اُس کی اصل خوشی یہ ہوتی ہے کہ اُس کے شاگرد کامیاب ہوں اور نیک انسان بنیں۔

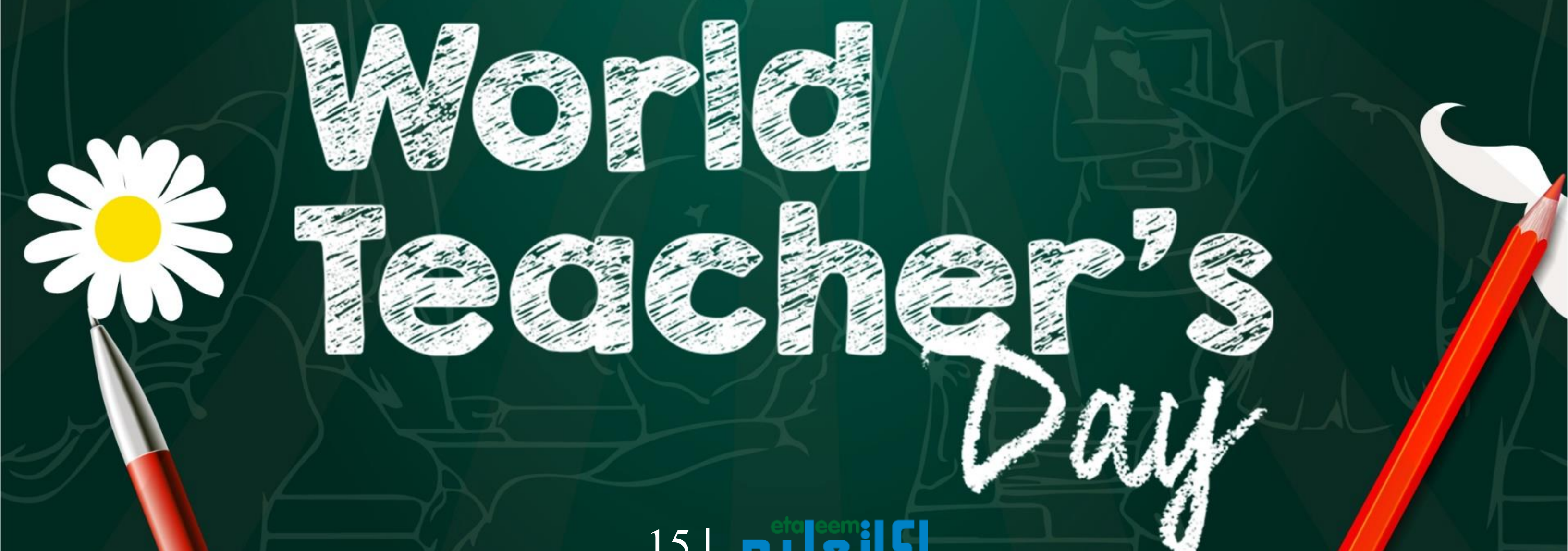

یہ حقیقت ہے کہ ہر کامیاب انسان کے پیچھے ایک استاد کی انتھک محنت شامل ہوتی ہے۔اس لیے اس دن پر ہمیں اپنے ماضی اور حال کے اُن تمام اساتذہ کو یاد کرنا چاہیے جنھوں نے ہماری شخصیت کی تعمیر میں کردار ادا کیا۔

تجدیدِ عہد

اساتذہ کے دن پر محض تقریبات منعقد کرنے سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ ہم عملی طور پر اپنے عہد کو تازہ کریں۔یہ عہد کریں کہ:

- ہم استاد کی عزت و تکریم کو معاشرتی روایت بنائیں گے۔
- حکومت اور ادارے اساتذہ کو بہترین سہولیات اور وسائل فراہم کریں گے۔
- طلبہ اپنے استاد کی خدمت اور احترام کو اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھیں گے۔
- معاشرہ استاد کے مقام کو بلند کرے گا اور ان کی رائے کو قومی پالیسیوں میں اہمیت دی جائے گی۔

یہ تجدیدِ عہد ہی دراصل اس دن کا اصل پیغام ہے۔

اساتذہ کا دن کیسے منایا جائے؟

یہ دن محض رسمی تقریبات کا نہیں بلکہ عملی اقدامات کا متقاضی ہے۔اس دن کو یادگار بنانے کے لیے درج ذیل سرگرمیاں ترتیب دی جاسکتی ہیں:

تقریباتِ خراجِ تحسین

اسکولوں اور کالجوں میں ایسی تقاریر اور مشاعرے منعقد کیے جائیں جن میں طلبہ اپنے استاد کے مقام و مرتبے پر روشنی ڈالیں۔

شاگردوں کے تاثراتی پیغامات

ہر شاگرد اپنے استاد کے لیے ایک جملہ یا پیغام لکھے کہ اس استاد نے اُس کی زندگی میں کیا تبدیلی پیدا کی۔ان پیغامات کو ایک وال یا بورڈ پر آویزاں کیا جائے۔

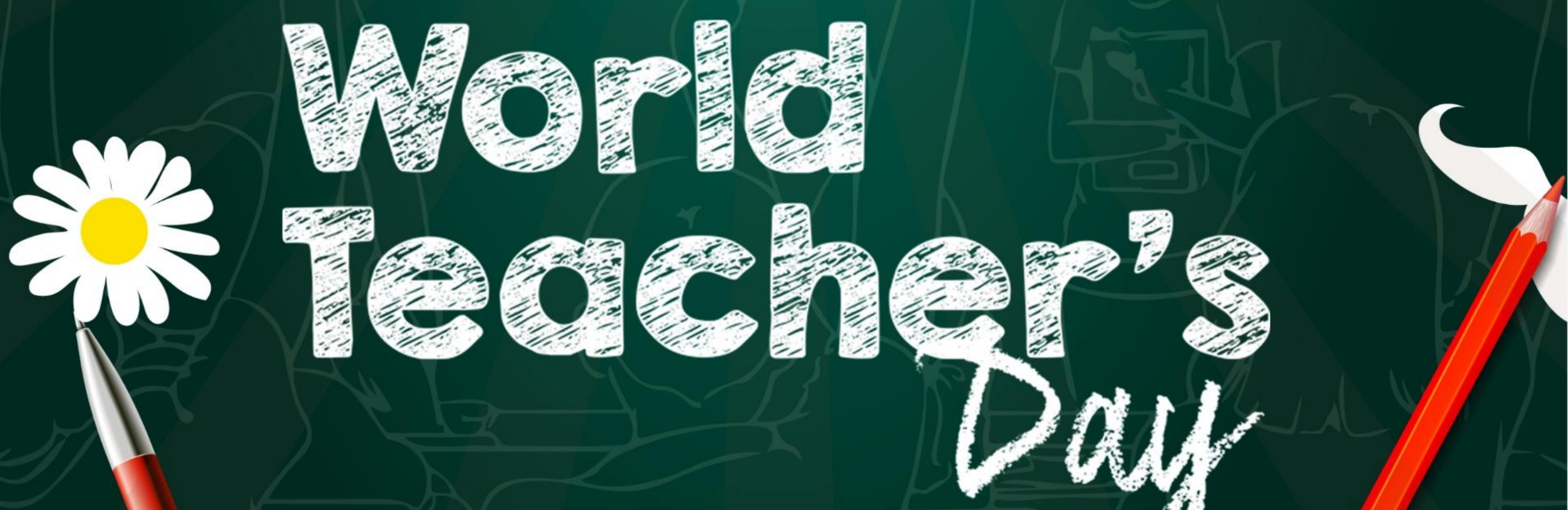

تحریری مقابلے

مضمون نویسی یا خطاطی کے مقابلے منعقد کیے جائیں جن کا موضوع استاد کی عظمت ہو۔ اس سے طلبہ کے اندر تخلیقی صلاحیتیں بھی اجاگر ہوں گی۔

اساتذہ کے اعزاز میں ایوارڈز

بہترین کارکردگی دکھانے والے اساتذہ کو سرٹیفکیٹ، شیلڈ یا تحائف دیے جائیں۔ یہ اعزاز صرف تعلیمی میدان میں نہیں بلکہ اخلاقی تربیت کے حوالے سے بھی دیا جائے۔

اساتذہ کو شکریہ کارڈز

طلبہ اپنے ہاتھ سے کارڈز تیار کریں اور ان پر "شکریہ استاد" کے پیغامات لکھ کر اپنے اساتذہ کو پیش کریں۔ یہ سادہ مگر مؤثر سرگرمی استاد اور شاگرد کے تعلق کو مضبوط کرے گی۔

والدین اور کمیونٹی کی شمولیت

تقریب میں والدین اور مقامی کمیونٹی کو بھی مدعو کیا جائے تاکہ پورا معاشرہ استاد کے وقار کو تسلیم کرے۔

شاگردوں کی خدمت

اس دن طلبہ اپنے استاد کے احترام میں کلاس روم کی ذمہ داریاں سنبھالیں، جیسے کہ حاضری لگانا، بورڈ صاف کرنا، یا لیکچر کا انتظام کرنا۔

علمی و تربیتی نشستیں

اساتذہ کے لیے خصوصی ورکشاپس یا تربیتی سیشنز منعقد کیے جائیں تاکہ وہ اپنی تدریسی مہارتوں کو مزید بہتر بنا سکیں۔

نتیجہ

اساتذہ کا دن محض ایک دن کی تقریب نہیں بلکہ ایک سوچ ہے، ایک پیغام ہے کہ استاد کا مقام ہمیشہ بلند رہے گا۔ استاد کو عزت دینا در اصل اپنی نسلوں کو عزت دینا ہے۔ اگر ہم اپنے اساتذہ کی محنت کا اعتراف کریں گے، ان کے ساتھ تجدیدِ عہد کریں گے اور ان کے مقام کو معاشرے میں حقیقی وقار دیں گے تو یہی ہماری کامیابی اور ترقی کی ضمانت ہوگی۔

World Teacher's Day

محمد سلیمان

استاد کا نیا معاون، مصنوعی ذہانت (Chat GPT)

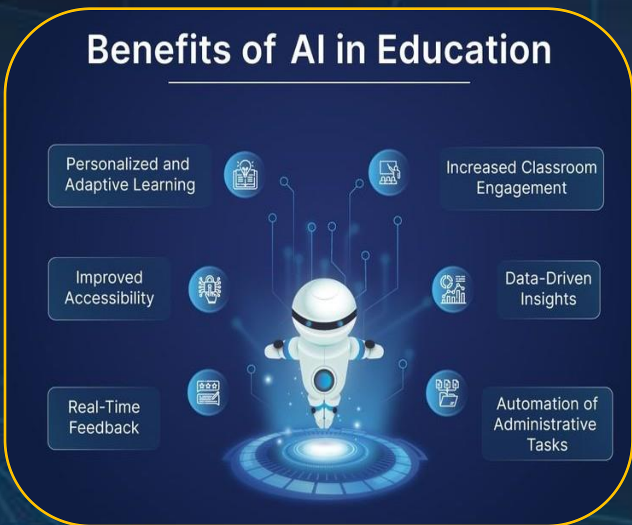

تعلیم کا شعبہ ہمیشہ سے سماجی اور فکری ترقی کی بنیاد رہا ہے۔ موجودہ دور میں جہاں دنیا تیزی سے ڈیجیٹل اور ٹیکنالوجی پر انحصار کرنے والی ہو گئی ہے، وہاں مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) نے تدریس اور سیکھنے کے عمل کو بھی نئی جہتیں دی ہیں۔ ان ٹولز میں سب سے زیادہ مؤثر اور مقبول ChatGPT ہے، جو ایک استاد کے لیے نہ صرف وقت بچانے والا بلکہ علم کو زیادہ منظم اور طلبہ کے لیے دلچسپ بنانے والا معاون ہے۔

ChatGPT کیا ہے؟

ChatGPT دراصل ایک Generative Pre-Trained Transformer (GPT) ماڈل ہے جو انسانی زبان کو سمجھ کر اس کے مطابق جواب دیتا ہے۔ یہ ایک ڈیجیٹل اسسٹنٹ کی طرح ہے جو ہمہ وقت دستیاب ہوتا ہے اور مختلف موضوعات پر وضاحت، مشورہ اور مواد فراہم کرتا ہے۔

استاد کے لیے ChatGPT کے نمایاں فوائد

1. سبق کی منصوبہ بندی (Lesson Planning)

- نصاب اور SLOs کے مطابق لیسن پلان تیار کرنا۔
- سالانہ اور سہ ماہی تعلیمی منصوبہ بندی میں مدد دینا۔
- تدریسی سرگرمیوں کو جدید اور انٹرایکٹو بنانا۔

2. کلاس روم تدریس میں مدد (Classroom Teaching)

- مشکل موضوعات کو سادہ اور مثالوں کے ذریعے سمجھانا۔
- Daily warm-up activities اور سرگرمیوں کی تجاویز دینا۔
- گروپ ورک، رول پلے اور گیم بیسڈ لرننگ کے آئیڈیاز فراہم کرنا۔

3. تشخیص اور فیڈبیک (Assessment & Feedback)

- کوئزز، MCQs اور Essay-type سوالات تیار کرنا۔
- Rubrics بنانا اور اسائنمنٹس کو معیاری انداز میں جانچنے میں مدد۔
- طلبہ کو فوری اور انفرادی فیڈبیک دینا۔

4. پیشہ ورانہ ترقی (Professional Development)

- تعلیمی ریسرچ کا خلاصہ فراہم کرنا۔
- نئے تعلیمی رجحانات اور طریقۂ تدریس پر رہنمائی دینا۔
- Reflection اور Self-assessment کے لیے سوالات تیار کرنا۔

5. کلاس روم مینجمنٹ (Classroom Management)

- مؤثر classroom rules اور reward systems تیار کرنا۔
- نظم و ضبط قائم رکھنے کے عملی طریقے دینا۔
- Inclusive environment بنانے کی تجاویز فراہم کرنا۔

6. ٹیکنالوجی کا انضمام (Technology Integration)

- تعلیمی apps اور online tools کی سفارش۔
- Flipped classroom اور blended learning ماڈلز کے لیے آئیڈیاز۔
- ورچوئل فیلڈ ٹرپس اور ڈیجیٹل پریزنٹیشنز ڈیزائن کرنے میں مدد۔

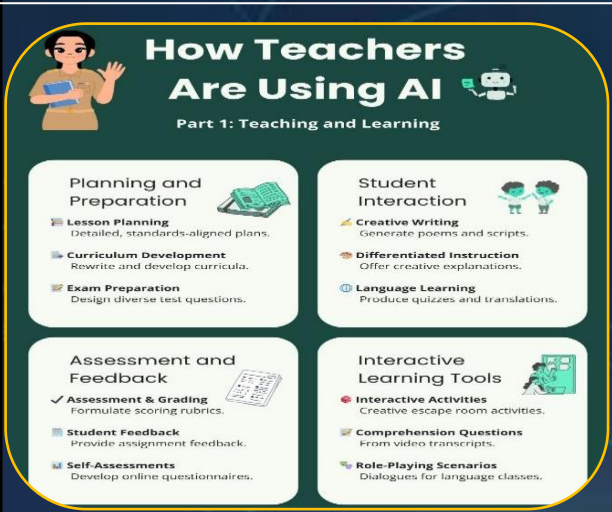

7. طلبہ کے لیے ChatGPT کے فوائد

- ہوم ورک اور اضافی مطالعہ میں فوری مدد۔
- زبان سیکھنے اور الفاظ کے ذخیرے میں اضافہ۔
- ریسرچ، تخلیقی رائٹنگ اور پراجیکٹ ورک میں رہنمائی۔
- خود اعتمادی میں اضافہ کیونکہ یہ ایک patient اور ہر وقت دستیاب مددگار ہے۔

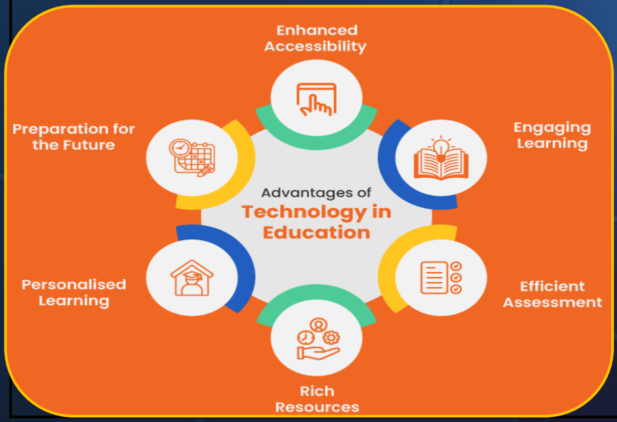

تعلیمی اداروں کے لیے فوائد

- انتظامی کاموں (حاضری، گریڈنگ، رپورٹس) میں آسانی۔
- ڈیٹا اینالیسز کے ذریعے بہتر فیصلہ سازی۔
- Collaborative learning platforms کو سپورٹ کرنا۔

چیلنجز اور احتیاطیں

- مکمل انحصار کا خطرہ: طلبہ کو صرف AI پر بھروسہ کرنے کی بجائے خود تحقیق اور سوچنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔
- غلط معلومات کا امکان: ChatGPT ہمیشہ درست جواب نہیں دیتا، استاد کو تصدیق کرنی ضروری ہے۔
- اخلاقی پہلو: Plagiarism اور نقل سے بچنے کے لیے شعور بیدار کرنا۔
- ڈیجیٹل عدم مساوات: ہر ادارے یا طالب علم کو انٹرنیٹ اور ٹیکنالوجی کی سہولت میسر نہیں۔

مستقبل کی سمت

- ذہین نصاب سازی (Smart Curriculum Design): AI طلبہ کے ڈیٹا کے مطابق personalized curriculum تیار کرے گا۔
- ورچوئل کلاس رومز: AI-driven virtual teachers دنیا کے کسی بھی کونے میں طلبہ کو پڑھا سکیں گے۔
- خودکار تشخیص: assessment میں human error کم ہوگا۔
- انسان + AI اشتراک: استاد اپنی بصیرت اور اخلاق رہنمائی کے ساتھ AI کی تیز رفتاری اور ڈیٹا تجزیے کو جوڑ کر بہترین نتائج حاصل کرے گا۔

نتیجہ

مصنوعی ذہانت اور ChatGPT جیسے ٹولز ایک استاد کے حقیقی معنوں میں معاون ہیں، متبادل نہیں۔ استاد کا کردار ہمیشہ مرکزی رہے گا کیونکہ جذبات، اقدار اور کردار سازی وہ پہلو ہیں جو صرف ایک انسان ہی سکھا سکتا ہے۔ تاہم، اگر استاد اپنی مہارت کو ChatGPT کی سہولت کے ساتھ جوڑ لے تو تعلیم کا معیار کئی گنا بڑھ سکتا ہے۔ ذیل میں دیئے گئے کچھ اور ٹولز جو اساتذہ کے لیے معاون ثابت ہونگے۔

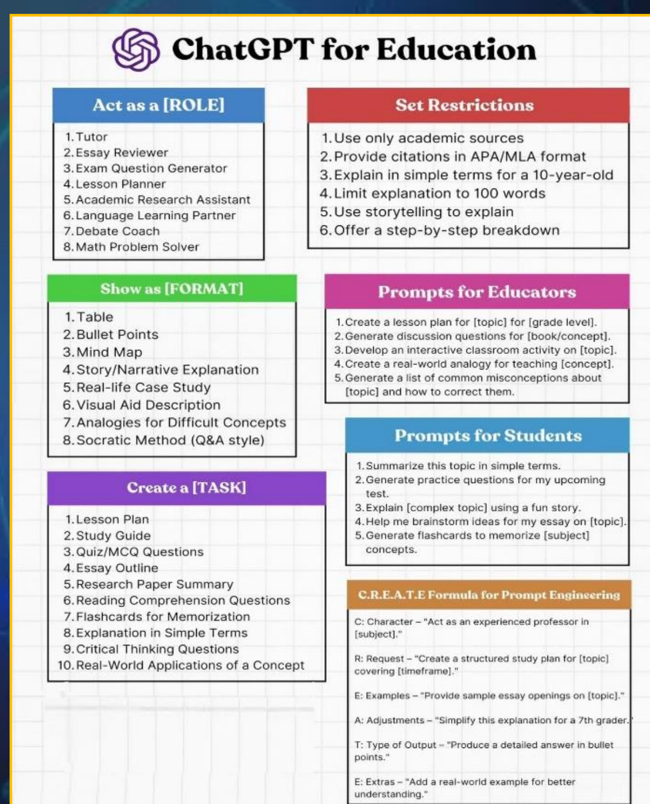

مالک خان سیال

نئے زمانے میں
اساتذہ کے کرنے کے کام

اساتذہ قوموں کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اچھے افراد کی موجودگی سے اچھا معاشرہ جنم لیتا ہے اور اچھے معاشرے سے ہی ایک بہترین قوم بنتی ہے۔ یہ استاد کا وصف ہے کہ وہ مقدس فرض کی تکمیل سے نوعِ بشر کی بہتر مستقبل گری کرتا ہے۔ تعمیرِ انسانیت اور علمی ارتقاء میں استاد کے کردار سے کسی کو انکار نہیں۔ ابتدائے آفرینش سے استاد کو مرکزی مقام حاصل ہے۔ اساتذہ کو نئی نسل کی تعمیر و ترقی، معاشرے کی فلاح و بہبود، جذبہ انسانیت کی نشو و نما اور افراد کی تربیت سازی کی وجہ سے قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے اسلام نے انسانوں کو استاد کے بلند مقام و مرتبے سے آگاہ کیا ہے۔ اسلام نے استاد کو بے حد عزت و احترام عطا کیا۔ اللہ رب العزت نے قرآن میں نبی اکرم ﷺ کی بنیادی ذمہ داری تلاوتِ آیات، تربیت اور تزکیہ اور کتاب و حکمت کی تعلیم بیان کی ہے۔ خود رسالت مآبؐ نے ''انما بعثت معلما'' (مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے) فرما کر اساتذہ کو رہتی دنیا تک عزت و توقیر سے مالا مال کر دیا۔ معاشرے کی زمامِ کار سنبھالنے والے افراد خواہ وہ کسی بھی شعبے اور پیشے سے وابستہ ہوں اپنے استاد کی تربیت کے عکاس ہوتے ہیں۔ استاد کا اہم اور بنیادی فریضہ انسان سازی ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کام میں نصابِ تعلیم اور تعلیمی اداروں کے اثرات بھی شامل ہوتے ہیں لیکن یہ نا قابلِ تردید حقیقت ہے کہ پورے تعلیمی نظام کا مرکز و محور استاد ہی ہوتا ہے۔ پیشہ تدریس سے وابستہ افراد کے لئے چار عملی میدان ہوتے ہیں:

تعمیر ذات

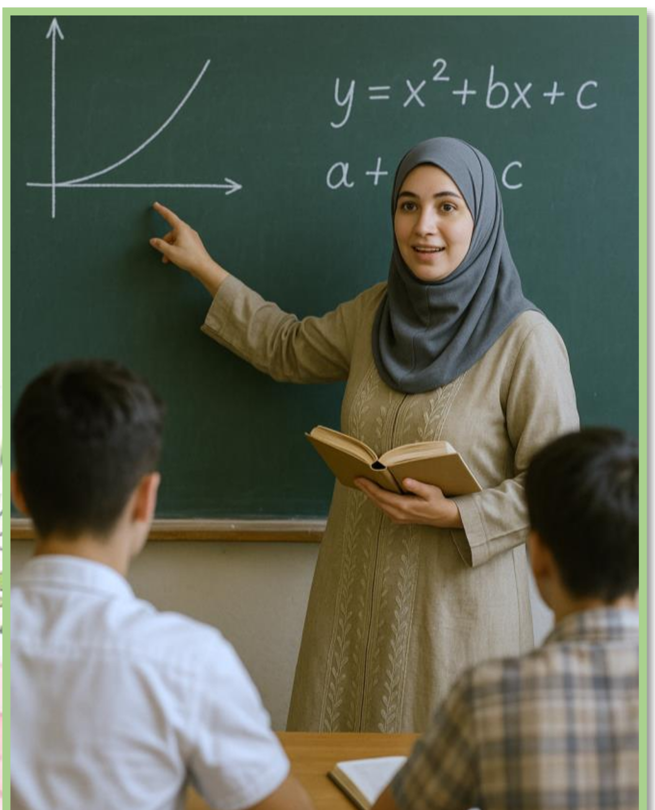

نئی نسل کی تعمیر کا کام انجام دینے والے استاد کے لیے سب سے پہلے اپنی ذات کی تعمیر ضروری ہوتی ہے۔ طلباء کے لیے استاد کی ذات افکار و اقدار کا اعلیٰ معیار ہوتی ہے۔ اساتذہ اپنی شخصیت کی تعمیر میں نبی اکرم ﷺ کی ذات کو پیشِ نظر رکھیں اور آپؐ کے اسوہ حسنہ کی پیروی کریں۔ ایک معلم کا قلب جب رب کی عظمت و کبریائی سے معمور ہوگا وہ احکامِ خداوندی کا پابند اور سنتِ نبویؐ پر عامل ہوگا تب اس کا درس شاگردوں کے لئے بارانِ رحمت اور زندگی کی نوید بن جائے گا۔ معلم کا خوش اخلاق، نرم خو، خوش گفتار، ملنسار، ہمدرد، رحمدل، غمگسار و مونس اور مددگار ہونا بہت ضروری ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے حصول علم کا مقصد خود آگہی اور خدا آگہی ہے۔ ہمیشہ یہ نظریہ اساتذہ کے ذہنوں میں پیوست رہے۔

علم میں مسلسل اضافے کی جستجو

انگریزی کا معروف قول ہے کہ Teaching is nothing but learning یہ بالکل حقیقت ہے کہ تدریس کے ذریعہ کئی تعلیمی راز عیاں ہوتے اور تدریس ہر پل اساتذہ کے علم میں اضافہ کا باعث ہوتی ہے۔ اساتذہ بہتر تدریسی خدمات کی انجام دہی کے لئے جدید معلومات کے حصول کو یقینی بنائیں تاکہ درس وتدریس کے دوران کسی خفت اور تحقیر سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکیں۔ اپنے علم میں اضافے کے ذریعہ اساتذہ نہ صرف اپنی شخصیت کو بہتر بنا سکتے ہیں بلکہ اپنی تدریس کو بھی بااثر بنانے میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ استاد میں علمی لیاقت ،تدریسی صلاحیتوں کے ساتھ بچوں کی نفسیات اور طریقِ تعلیم سے واقفیت بے حد ضروری ہے۔

تعلیم گاہ

تعلیمی ادارے انسان سازی کے کارِ حمیدہ سے آج عاری نظر آرہے ہیں۔ اساتذہ کی ان حالات میں ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے کہ وہ طریقِ تعلیم اور نظامِ تعلیم میں تبدیلی کی سعی و کوشش کریں۔ تعلیمی ادارہ جات میں دانشوری سے تدریس انجام دیں۔ اپنے عمل و کردار سے تعلیمی اداروں کی انتظامیہ کو مثبت تعلیمی نظام کی طرف راغب کریں۔ ہنر مندی کے ساتھ دیانت داری اور امانت پسندی کا ایک اعلیٰ نمونہ قائم کریں۔

طلباء کی شخصیت و کردار سازی

طلباء کی کردار سازی اور شخصیت کے ارتقاء میں معلم کا بڑا دخل ہے۔ اپنے طلباء کے دلوں سے کدورتوں ،آلودگیوں اور تمام آلائشوں کو دور کرتے ہوئے ان کو ایمان ،خوفِ خدا ،اتباعِ سنت اور آخرت کی جواب دہی کے احساس سے معمور کرتا ہے۔ طلباء کی کرداری سازی کے لئے خود بھی تقویٰ و پرہیزگاری کو اختیار کرتا اور اپنے شاگردوں کو بھی اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتا ہے۔ ایک اچھا معلم اپنے شاگردوں میں مقصد سے لگن و دلچسپی پیدا کرتا اور طلباء کو بیکار ولایعنی مشاغل سے دور رکھتا ہے۔

موجودہ دور کے تعلیمی منظر نامے اور نئے رجحانات پر نظر ڈالی جائے تو ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ اب اساتذہ کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ موجودہ دور انفارمیشن ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ تعلیم کے بنیادی ذرائع (قلم، کتاب، بلیک بورڈ) میں پروجیکٹر، کمپیوٹر، لیپ ٹاپ اور سمارٹ فون بھی شامل ہوگئے ہیں۔ یہ بات ہر زمانے میں محسوس کی گئی کہ استاد کے روبرو علم حاصل کرنے کے لیے آنے والے طلبا زمانے کی ترقیات سے ہم آہنگ ہوتے ہیں اور استاد اور شاگرد کے درمیان ترقی کا فاصلہ ہوتا ہے۔ اساتذہ نے جس دور کی تعلیم حاصل کی تھی طلبا کو اس سے آگے کی تعلیم دینا پڑتی ہے۔ آج طلبا تیز رفتار دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ سمارٹ فون اور کمپیوٹر چلانا جانتے ہیں۔ آج بچے گوگل اور یوٹیوب پر بیٹھ کر کسی بھی قسم کا پراجیکٹ کیسے کیا جائے دیکھ لیتے ہیں اور ان کی مناسب رہبری ہو تو وہ بہت آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اس لیے آج کے بدلتے تعلیمی منظر نامے میں ضروری ہے کہ

> اساتذہ مختلف ٹریننگ کورسز کرتے ہوئے اپنے آپ کو عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ کریں۔ اگر اساتذہ کو کمپیوٹر چلانا نہیں آتا تو وہ عصرِ حاضر کے تقاضوں سے بہت پیچھے ہیں۔

آج یوٹیوب پر اردو اور انگریزی میں تعلیمی اسباق سے متعلق مختلف ویڈیوز دستیاب ہیں جن کی جانب اساتذہ اپنے طلبا کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ ایک سائنس کا استاد اگر نظامِ انہضام کا سبق پڑھاتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے طالب علموں کو وہ ایسی ویڈیو بھی دکھائے جس میں نظامِ انہضام سمجھایا گیا ہو۔

اساتذہ موجود علمی سہولتوں سے واقف ہوں اور انہیں موثر طریقے سے طلبا تک پہنچائیں۔

موجودہ تعلیمی نظام میں کتابی تعلیم سے زیادہ فنی اور عملی تعلیم پر زور دیا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ نصاب میں طلبا سے اسباق سے متعلق عملی کام اور پراجیکٹ کروائے جا رہے ہیں اور پرچہ سوالات میں بھی طالب علم کے مشاہدات پر مبنی سوالات پوچھے جا رہے ہیں۔ اس لیے اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ طلبا کو موجودہ دور کی عملی مثالیں دیتے ہوئے تعلیم دیں۔

اب وہ دور نہیں رہا کہ سبق کی بلند خوانی کروا دی جائے اور طلبا سے کہا جائے کہ وہ ورک بک یا گائیڈ سے جوابات یاد کر لیں۔ اب تو طلبا سے گفتگو کرنے اور ان سے مسئلے کا حل دریافت کرنے پر توجہ دی جا رہی ہے۔ موجودہ دور کے اساتذہ بغیر تیاری کے کمرہ جماعت میں نہ جائیں۔ وہ اپنی معلومات کو اس حد تک تازہ کر لیں کہ وہ آج کے دور کے طلبا کے مختلف سوالات کے موثر جوابات دے سکیں۔

کالج اور یونیورسٹی کے طلبا کی تدریس کے لیے اساتذہ کو چاہئے کہ وہ طلبا کی نفسیات اور ان کے مشاغل پر توجہ دیں۔ آج کالج کا ہر طالب علم اپنے ساتھ سمارٹ فون رکھتا ہے، اب طلبا کو فون سے دور رکھنا مشکل ہے۔ ایسے میں اساتذہ کو چاہئے کہ وہ طلبا کی سمارٹ فون کے مثبت استعمال کی جانب توجہ موڑیں۔ سمارٹ فون میں بہت سی تعلیمی اپلیکیشنز دستیاب ہیں۔

اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ موجودہ دور کی سہولتوں کے تعلیمی استعمال سے ہم آہنگ ہوں۔ کالج اور یونیورسٹی سطح کے اساتذہ انٹرنیٹ کا بہتر استعمال کر سکنے کی صلاحیت پیدا کریں۔

طالب علم چار تا چھ گھنٹے اساتذہ کے سامنے رہتا ہے اس کے بعد بھی وہ اپنے استاد سے رابطے میں رہ سکتا ہے۔ اس کے لیے فیس بک اور واٹس اپ اہم رول ادا کر رہے ہیں۔ فیس بک پر طلبا کے لئے علمی گروپ قائم کرتے ہوئے انہیں اساتذہ سے رابطے میں رہنے اور دیگر اساتذہ کے تجربات سے مستفید ہونے کا موقع فراہم کیا جا سکتا ہے۔

اساتذہ اپنے لیکچر کے علاوہ دنیا بھر کے کسی بھی ماہر تعلیم کے لیکچر آن لائن سہولت کے ذریعے کرواسکتے ہیں۔ کمرہ جماعت یا ای کلاس روم میں پراجکٹر کی مدد سے اسکائپ کالنگ کرتے ہوئے دنیا کے کسی بھی مقام سے کسی ماہر استاد کا خطاب کروانا اب انٹرنیٹ کی بدولت عام ہو گیا ہے۔

بات اگر مقابلہ جاتی امتحانات کی ہو تو ایسی بے شمار ویب سائٹس موجود ہیں جہاں تمام مسابقتی امتحانات کے سابقہ پرچہ جات اور معروضی سوال جواب پر مبنی بیش قیمت مواد دستیاب ہے۔ اساتذہ کو چاہئے کہ وہ اس جانب طلبا کی رہنمائی کریں۔

ارسلان شاکر

کلاس روم کے آداب

کلاس روم علم و عرفان کا ایسا پاکیزہ مرکز ہے جہاں طلبہ کی عقل و فکر کو جِلا ملتی ہے، اخلاقی اقدار پروان چڑھتی ہیں اور ایک مہذب و باکردار معاشرے کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ یہ جگہ صرف چند کرسیوں اور میزوں سے آراستہ کمرہ نہیں بلکہ ایک ایسی تربیت گاہ ہے جہاں استاد اپنے علم، تجربے اور شفقت کے ذریعے نئی نسل کے دلوں کو سنوارتا اور ذہنوں کو روشن کرتا ہے۔ کلاس روم کا ماحول اگر سکون، وقار، نظم وضبط اور ادب سے مزین ہو تو یہ تعلیمی سفر نہ صرف کامیاب بلکہ بابرکت بھی ہو جاتا ہے۔ اسلام نے تعلیم کو محض دنیاوی ترقی کا ذریعہ قرار نہیں دیا بلکہ اسے عبادت اور بندگی کا ایک اہم حصہ بنایا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **"اللہ ان لوگوں کو بلند درجے دیتا ہے جو ایمان لائے اور جنہیں علم عطا کیا گیا "** (المجادلہ: 11)۔

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ علم اور اہلِ علم کے ساتھ ادب واحترام کا رویہ انسان کے درجات کو بلند کرتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے بھی علم اور تعلیم دینے والے کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"علماء انبیاء کے وارث ہیں "(سنن ابوداؤد: 3641)۔

کلاس روم کے آداب اس لیے بھی ضروری ہیں کہ یہ طلبہ کو نہ صرف علم سیکھنے میں مدد دیتے ہیں بلکہ انہیں زندگی کے ہر شعبے میں سنجیدگی، ذمہ داری اور تہذیب کے ساتھ آگے بڑھنے کے قابل بناتے ہیں۔

کلاس روم کے آداب

- کلاس روم میں داخل ہوتے وقت استاد اور ساتھی طلبہ کو سلام کریں۔

حدیث" :سلام کو عام کرو تاکہ آپس میں محبت بڑھ جائے "(صحیح مسلم: 54)

- کتابوں اور کاپیوں کو ترتیب اور صفائی سے رکھیں۔

قرآن" :یہ بلند مرتبہ کتاب ہے جسے کوئی چھو نہیں سکتا مگر پاک لوگ" (الواقعہ: 79)

- استاد کی بات پوری دھیان اور یکسوئی سے سنیں۔

حدیث" :جو استاد کا ادب کرتا ہے اللہ اس کے علم میں اضافہ کرتا ہے" (بیہقی)

- ساتھی طلبہ اور استاد سے نرمی اور اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔

قرآن" :اور لوگوں سے بھلی بات کہا کرو" (البقرہ: 83)

- استاد کے سامنے بیٹھنے اور بات کرنے میں وقار اختیار کریں۔

حدیث" : جو ہمارے بڑوں کا ادب نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں" (ترمذی: 1920)

- کلاس روم کو صاف ستھرا رکھیں اور گندگی نہ پھیلائیں۔

حدیث" : صفائی نصف ایمان ہے" (صحیح مسلم: 223)

- کلاس کے وقت پر آئیں اور سبق کے اوقات ضائع نہ کریں۔

حدیث" : اللہ کو سب اعمال میں وقت پر کیا گیا عمل سب سے زیادہ پسند ہے" (بخاری)

- سبق شروع کرنے اور ختم کرنے سے پہلے دعا پڑھیں۔

حدیث" : ہر اہم کام کو اللہ کے نام سے شروع نہ کیا جائے تو وہ نامکمل رہتا ہے" (ابوداؤد: 4840)

آداب سکھانے کی سرگرمیاں

1. **اجتماعی سلام** : طلبہ کلاس میں داخل ہوتے وقت اجتماعی سلام کریں۔
2. **خاموشی کی مشق** 5 : منٹ مکمل خاموشی اختیار کریں اور پھر استاد سبق شروع کریں۔
3. **سوال کی پریکٹس** : طلبہ ہاتھ اٹھا کر اجازت لے کر سوال کریں۔
4. **صفائی ڈیوٹی** : باری باری طلبہ کو کلاس روم صاف رکھنے کی ذمہ داری دیں۔
5. **ادب کا ڈرامہ** : دو گروپ ایک منظر پیش کریں، ایک گروپ ادب کے ساتھ اور دوسرا بے ادبی سے، پھر فرق پر تبصرہ کریں۔

کلاس روم کے آداب صرف ایک تعلیمی ضابطہ نہیں بلکہ یہ دراصل شاگرد کی شخصیت، اس کی سوچ اور اس کے اخلاق کی آئینہ داری کرتے ہیں۔ جو طلبہ استاد کے احترام کو اپنا شعار بناتے ہیں، صفائی اور سکون کا اہتمام کرتے ہیں، وقت کی پابندی کرتے ہیں اور علم کے حصول میں یکسوئی اختیار کرتے ہیں، وہی طلبہ اپنی زندگی کے ہر میدان میں کامیاب اور باوقار ثابت ہوتے ہیں۔ کلاس روم کا ماحول اگر ادب اور نظم وضبط سے مزین ہو تو استاد کو پڑھانے میں آسانی اور شاگرد کو سیکھنے میں برکت نصیب ہوتی ہے۔ قرآن مجید ہمیں یاد دلاتا ہے:

"اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ اور خاموشی کے ساتھ سنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے "(الاعراف: 204)۔

یہ حکم ہمیں سکھاتا ہے کہ علم کے ہر ماحول میں خاموشی، توجہ اور ادب اختیار کرنا ضروری ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے "(صحیح بخاری: 5027)۔

یہ حدیث اس بات کی واضح دلیل ہے کہ علم کا تعلق صرف پڑھانے یا پڑھنے سے نہیں بلکہ باہمی ادب اور احترام سے بھی ہے۔

لہٰذا طلبہ کے لیے لازم ہے کہ وہ کلاس روم کو محض پڑھنے کی جگہ نہ سمجھیں بلکہ اسے ایک روحانی واخلاقی تربیت گاہ جانیں۔ جو شاگردان آداب کو اپناتے ہیں وہ نہ صرف اپنے استاد کی دعاؤں کے مستحق بنتے ہیں بلکہ دنیا میں کامیابی اور آخرت میں نجات کے بھی امیدوار بن جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں علم حاصل کرنے اور اس کے آداب اپنانے کی توفیق عطا فرمائے، ہمارے دلوں کو استاد کے احترام اور عمل کی برکت سے منور کرے اور ہمیں دنیا و آخرت میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

مالک خان سیال

تخلیقی اندازِ تدریس اپنانا استاد کے لیے ضروری ہے

تخلیقی تدریس: استاد کی ضرورت

تخلیقی انداز سے تدریس طلبہ کے لیے دلچسپ بن جاتی ہے

آج کے دور میں تعلیم صرف معلومات کی ترسیل کا نام نہیں رہی، بلکہ یہ ایک ایسا عمل بن چکی ہے جو طلبہ کی شخصیت سازی، تنقیدی سوچ، مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت اور جذباتی ذہانت کی پرورش کرتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے استاد کو تخلیقی انداز اپنانا ناگزیر ہے۔ تخلیقی تدریس یا "Creativity-based Teaching" وہ طریقہ کار ہے جس کے ذریعے استاد طلبہ کی دلچسپی کو برقرار رکھتے ہوئے انہیں سیکھنے کے عمل میں فعال طور پر شریک کرتا ہے۔

تخلیقی اندازِ تدریس کیا ہے؟

تخلیقی اندازِ تدریس کا مطلب ہے کہ استاد اپنی تدریس میں نئے، دلچسپ، اور مؤثر طریقے اپنائے جن سے طلبہ نہ صرف سبق یاد رکھیں بلکہ اسے سمجھیں، اس پر غور کریں، اور زندگی میں اس کا اطلاق بھی کریں۔ یہ انداز معلومات کو کھیل، کہانی، مصوری، کردار نگاری، مباحثہ، ماڈل سازی، اور دیگر طریقوں سے پیش کرنے پر زور دیتا ہے۔

استاد کے لیے تخلیقی تدریس کیوں ضروری ہے؟

ایک استاد اگر صرف کتاب پڑھا کر، سوالات کروانے تک محدود رہے تو کلاس بورنگ بن جاتی ہے۔ بچے صرف رٹے لگاتے ہیں اور امتحان کے بعد سب بھول جاتے ہیں۔ لیکن اگر استاد تخلیقی انداز اپنائے تو کلاس میں:

- دلچسپی بڑھے گی
- سیکھنے کی رغبت پیدا ہوگی
- طلبہ سوالات کریں گے
- تنقیدی سوچ پیدا ہوگی
- بچے سیکھے ہوئے علم کو روزمرہ زندگی میں استعمال کرنے لگیں گے

تخلیقی تدریس کے فوائد

❑ دلچسپی میں اضافہ

جب تدریس کہانی، تجربہ، یا کھیل کی صورت میں ہو، تو طلبہ اس میں دل سے شریک ہوتے ہیں۔

❑ سیکھنے میں پائیداری

جو بات بچہ خود کر کے یا محسوس کر کے سیکھتا ہے وہ ہمیشہ یاد رہتی ہے۔

❑ سماجی مہارتوں کی ترقی

گروپ ورک، مباحثے اور کردار نگاری جیسے طریقے بچوں میں باہمی تعاون، قیادت اور اظہارِ رائے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔

❑ تنقیدی اور تجزیاتی سوچ کی پرورش

تخلیقی سرگرمیاں بچوں کو سوچنے، سوال کرنے اور تجزیہ کرنے کی تحریک دیتی ہیں۔

❑ اعتماد میں اضافہ

مختلف سرگرمیوں میں شرکت سے بچے خود کو اظہار کا اہل محسوس کرتے ہیں۔

تخلیقی تدریس کے طریقے

ذیل میں چند مؤثر اور آزمودہ تخلیقی تدریسی طریقے دیے جا رہے ہیں جنہیں کسی بھی مضمون میں اپنایا جا سکتا ہے:

❑ کردار نگاری (Role Play)

طلبہ کو کوئی کردار دے کر اس کے مطابق بولنے یا عمل کرنے کو کہنا۔

مثال: ایک بچہ قائداعظم بنے اور آزادی کی بات کرے، دوسرا ایک کسان بنے اور اپنی محنت کی کہانی سنائے۔

❑ تصویری یا بصری تدریس (Visual Learning)

ویڈیوز، پوسٹرز، چارٹس، تصاویر کے ذریعے سبق کی وضاحت۔

مثال: حساب کے سوالات کو رنگین چارٹس کے ذریعے سمجھانا۔

❑ کہانی گوئی (Storytelling)

مضمون سے جڑا سبق کہانی کی شکل میں سنایا جائے۔

مثال: سائنس کا سبق "پانی کا چکر" ایک چھوٹی بوند کی کہانی کے ذریعے سنایا جائے

❑ پروجیکٹ بیسڈ لرننگ (Project-Based Learning)

طلبہ کو ایک مسئلہ دیا جائے جس پر وہ گروپ میں کام کریں، تحقیق کریں، مشورہ کریں، اور حل پیش کریں۔ مثال: "فضائی آلودگی کو کیسے کم کیا جا سکتا ہے؟"

❑ دماغی طوفان(Brainstorming)

کسی مسئلے پر پوری کلاس کی آراء لی جائیں، سب کو بولنے کی آزادی دی جائے۔

مثال" :ایک اچھا شہری کیسا ہوتا ہے؟

❑ گانے اور نظمیں

تعلیمی نغمے اور نظمیں یاد کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

مثال: جدول (Tables) کو گانے کی صورت میں سکھانا۔

❑ کھیل کے ذریعے تعلیم(Game-based Learning)

تعلیم کو کھیل کی شکل میں دینا۔

مثال: سوال و جواب کا کوئز گیم، ریاضی کی ریلی۔

❑ آرٹ اور ڈرائنگ کا استعمال

طلبہ کو سبق سے متعلق پوسٹرز، خاکے یا چارٹس بنانے دیں۔

مثال :اسلامیات کے مضمون میں "نظافت" پر بچوں سے تصاویر بنوائی جائیں۔

تخلیقی سرگرمیوں کی چند مثالیں

مضمون	سرگرمی کی مثال
اردو	نظم پر ڈرامہ تیار کرنا
اسلامیات	وضو کا ماڈل بنانا
سائنس	غذائی زنجیر کا ماڈل
معاشرتی علوم	گاؤں کا نقشہ بنانا
ریاضی	اشکال کا کھیل(Shapes Game)
انگریزی	کہانی مکمل کرنا(Story Completion)

استاد کے لیے تجاویز: تخلیقی تدریس میں بہتری کیسے لائیں؟

- خود پہلے سیکھیں

تخلیقی تدریس کے اصول، طریقے، اور سرگرمیاں خود سیکھیں اور تجربات کریں۔

- طلبہ کو موقع دیں

بچوں کو بولنے، پیش کرنے، اور سوالات کرنے کا پورا موقع دیں۔

- منصوبہ بندی کریں

ہر سبق سے پہلے یہ سوچیں کہ اسے بچوں کے لیے دلچسپ کیسے بنایا جا سکتا ہے۔

- آراء لیں

طلبہ سے وقتاً فوقتاً آرائے لیں کہ وہ کس طریقے سے زیادہ سیکھتے ہیں۔

- طلبہ کی سطح کا خیال رکھیں

سرگرمیاں بچوں کی عمر، ذہانت، اور دلچسپی کے مطابق ہوں۔

- ٹیم ورک اپنائیں

دوسرے اساتذہ سے مل کر سرگرمیوں کا تبادلہ کریں، نئی چیزیں سیکھیں۔

- وسائل کا استعمال کریں

کلاس میں چارٹس، ماڈلز، ویڈیوز، رنگین کاغذات، مارکرز، اور دیگر مواد کا استعمال کریں۔

ممکنہ چیلنجز اور ان کا حل

چیلنج	حل
وسائل کی کمی	مقامی دستیاب اشیاء کو تخلیقی طریقے سے استعمال کریں
وقت کی کمی	ہر ہفتے صرف ایک تخلیقی سبق سے آغاز کریں
طلبہ کی غیر سنجیدگی	تخلیقی سرگرمیوں میں سب کو ذمہ داریاں دیں
استاد کی جھجک	آہستہ آہستہ چھوٹے تجربات سے شروعات کریں

تخلیقی تدریس نہ صرف طلبہ کی تعلیم کو دلچسپ اور پائیدار بناتی ہے بلکہ استاد کے لیے بھی یہ پیشہ ورانہ اطمینان اور خوشی کا ذریعہ بنتی ہے۔ ایک تخلیقی استاد محض کتابی علم نہیں دیتا بلکہ بچوں کی شخصیت، اخلاق اور معاشرتی فہم کو بھی جِلا دیتا ہے۔

آیئے! ہم سب عہد کریں کہ ہم اپنی کلاس کو صرف پڑھانے کی جگہ نہ رہنے دیں بلکہ اسے ایک تجربہ گاہ، ایک تھیٹر، ایک لیبارٹری، اور ایک ورکشاپ بنائیں جہاں ہر دن سیکھنے کا نیا تجربہ ہو۔

ارسلان شاکر

شہر کے اندھیرے کو اک چراغ کافی ہے

محمود والا، ضلع بھکر کی تحصیل کلور کوٹ کا ایک قدیم اور اہم گاؤں ہے جو دریائے سندھ کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے زرخیز زمینوں اور قدرتی حسن سے مالامال ہے۔ یہاں کے لوگ دیانت دار، باوقار اور محنتی ہیں جو کم وسائل کے باوجود خلوص وایثار کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ تاہم معیاری تعلیمی اداروں کے فقدان نے طویل عرصہ تک مقامی بچوں کی علمی وفکری پرواز کو محدود رکھا۔ انہی حالات میں جب **غزالی پبلک سکول محمود والا** قائم ہوا تو یہ بستی تعلیم، تربیت اور اخلاقی شعور کے ایک نئے دور میں داخل ہو گئی۔

سکول کے بانی محمد اسلم خان صاحب (موجودہ ڈائریکٹر غزالی سکولز شمالی پنجاب) کے پیشِ نظر تدریس یا ملازمت نہ تھی، مگر غزالی سکول روڈی، بھکر میں منعقدہ ایک سالانہ تقریب نے اُن کے دل میں علم و خدمت کا ایسا چراغ روشن کیا کہ اُن کی زندگی کا رُخ ہی بدل گیا۔ انہیں یہ احساس ہوا کہ تعلیم ہی دیہی معاشرے کی حقیقی تعمیر کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اسی جذبے کے تحت انہوں نے اس وقت کے ڈسٹرکٹ مینجر **اسلم فاروق صاحب** سے اپنے آبائی گاؤں میں سکول قائم کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ یوں اللہ کے فضل اور غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی کاوشوں سے **23 مئی 2002ء** کو غزالی سکول محمود والا کا قیام عمل میں آیا۔ ابتدا میں اساتذہ کی کمی کے باعث خود **محمد اسلم خان** نے بطور استاد خدمات سرانجام دینا شروع کیں اور تعلیم کے اس ننھے پودے کو اپنے اخلاص اور قربانی سے پروان چڑھایا۔

ابتدا انہایت محدود وسائل میں ہوئی۔ سکول کے پاس صرف **دو کمرے، ایک استاد اور بیس طلبہ** تھے۔ تعلیمی سہولیات نہ ہونے کے برابر تھیں، لیکن تعلیم کے جذبے اور خدمتِ خلق کے عزم نے ہر رکاوٹ کو مات دے دی۔ فرنیچر کی کمی اور بنیادی سہولتوں کی عدم دستیابی کے باوجود یہاں تعلیم کا چراغ روشن رہا اور یہ چھوٹا سا ادارہ آہستہ آہستہ والدین کے اعتماد کا مرکز بنتا چلا گیا۔ مشکل حالات میں مقامی افراد اور اساتذہ نے بے مثال قربانیاں دیں۔ خاص طور پر **محمد یعقوب صاحب** نے دفتری امور، خرید و فروخت اور پروگرامز کی تیاری میں شاندار کردار ادا کیا۔ انہی کوششوں نے ادارے کی بنیادوں کو مضبوط کیا اور مستقبل کی کامیابیوں کا راستہ ہموار کیا۔

آج یہ ادارہ اپنی ذاتی عمارت کے ساتھ پورے علاقے میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔اس وقت سکول میں **800 سے زائد طلبہ وطالبات** زیر تعلیم ہیں اور ادارہ **ہائی سکول لیول (گرلز و بوائز)** پر معیاری تعلیم فراہم کر رہا ہے۔سکول کی نمایاں خصوصیات میں **اسلامی تعلیم و تربیت، حفظ القرآن کلاسز، ہنو قابل پروگرام، RIEP اور STEM کلاسز** شامل ہیں۔ یہ خصوصی اقدامات طلبہ کو صرف نصابی تعلیم ہی نہیں دیتے بلکہ انہیں دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق ہنر منداور باکردار شہری بھی بناتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ محمود والا کا یہ ادارہ علاقے کے دیگر سکولوں سے منفرد حیثیت رکھتا ہے۔

غزالی سکول محمود والا کی نئی زیرِ تعمیر بلڈنگ

غزالی پبلک سکول محمود والا کی کامیابی مخلص اساتذہ اور ہونہار طلبہ کی مرہونِ منت ہے۔ محمد یعقوب صاحب نے دفتری امور اور پروگرامز میں کلیدی کردار ادا کیا، میمونہ مریم، اشرہ ناز، فوزیہ اسلم اور زکیہ خان نے تدریس اور اخلاقی تربیت کے ذریعے ادارے کو مضبوط بنایا۔انہی کی محنت اور اخلاص نے سکول کو کامیابی کی بلندیوں تک پہنچایا۔ یہ ادارہ اپنے فارغ التحصیل طلبہ پر بھی فخر کرتا ہے جن میں محمد کاشف شرجیل، محمد حمزہ ظفر اور احتشام ارشد (پاک فضائیہ)، فریال محمود (ایڈووکیٹ)، جبکہ سمیہ پروین اور فوزیہ پروین (تدریس) شامل ہیں۔ یہ سب اس بات کا عملی ثبوت ہیں کہ یہاں تعلیم کے ساتھ ساتھ کردار سازی کو ہمیشہ اولین حیثیت دی گئی ہے۔

غزالی پبلک سکول محمود والا مستقبل میں مزید ترقی کے عزم کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔انتظامیہ نے یہ ہدف مقرر کیا ہے کہ ادارے کو **کالج لیول تک وسعت دی جائے، طلبہ وطالبات کو فنی وہنری تعلیم سے آراستہ کیا جائے، اور ہر بچے کے لیے کمپیوٹر تعلیم لازمی قرار دی جائے۔** یہ اقدامات اس بات کی ضمانت ہیں کہ یہاں کے بچے آنے والے دور میں ہر میدان میں اپنی شناخت قائم کر سکیں گے۔

غزالی پبلک سکول محمود والا اس حقیقت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ اخلاص، قربانی اور عزمِ تعلیم کے ساتھ اگر قدم بڑھائے جائیں تو چھوٹے سے گاؤں میں بھی بڑے خواب حقیقت کا روپ دھار لیتے ہیں۔ یہ ادارہ نہ صرف تعلیمی میدان میں کامیاب ہے بلکہ اخلاقی تربیت، دینی شعور اور ملی یکجہتی کے اعتبار سے بھی اپنی مثال آپ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور بانیان، اساتذہ و معاونین کو دنیا و آخرت میں بہترین اجر سے نوازے۔ آمین۔

میری سکول سے وابستگی مئی 2005ء میں ہوئی، جب ادارہ اپنے ابتدائی اور نہایت کٹھن مراحل سے گزر رہا تھا۔ سب سے بڑا چیلنج ذاتی عمارت کا نہ ہونا اور طلبہ کے داخلوں کی کم تعداد تھی، کئی مواقع پر ایسا محسوس ہوتا کہ یہ سفر شاید آگے نہ بڑھ سکے۔ لیکن اساتذہ کے اخلاص اور مقامی کمیونٹی کے تعاون نے حوصلہ دیا اور قدم مضبوطی سے جمے رہے۔ انہی دنوں مجھے سرکاری ملازمت کی پیشکش بھی ہوئی، مگر میں نے غزالی کے مشن کو ترجیح دی اور یہ فیصلہ آج میری زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ ادارہ محض ایک سکول نہیں بلکہ کردار سازی اور مستقبل سنوارنے کا مرکز ہے، اور اس کا حصہ ہونا میرے لیے باعثِ عزت واطمینان ہے۔

امجد اقبال، پرنسپل غزالی سکول محمود والا

ارسلان شاکر

قسطِ دوم

انہی کے دَم سے ہے جاری یہ روشنی کا سفر

یہی وہ علم کے روشن چراغ ہیں جن کو
ہوا بجھاتی نہیں ہے سلام کرتی ہے

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی تاریخ اُن اساتذہ کے ذکر کے بغیر ادھوری ہے جنہوں نے اپنی زندگی کے علم و تربیت کے چراغ جلانے کے لیے وقف کر دی۔ ہم اُن باوقار اور مخلص معلمین کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے اپنی محنت اور اخلاص سے نہ صرف غزالی کے مشن کو آگے بڑھایا بلکہ آنے والی نسلوں کی شخصیت اور کردار کو سنوارنے میں بھی کلیدی کردار ادا کیا۔ یہ اساتذہ اپنی ذمہ داری کو محض پیشہ نہیں سمجھتے تھے بلکہ ایک امانت اور عبادت جان کر نبھاتے رہے۔ ان کی رہنمائی، نصیحت اور قربانیوں کے اثرات آج بھی اُن شاگردوں کی زندگیوں میں جھلکتے ہیں جو ان کے زیرِ سایہ تعلیم و تربیت کے مراحل طے کرتے رہے۔

یہ تحریری سلسلہ اُن خاموش خدمت گزاروں کے اعترافِ عظمت کا آئینہ ہے جنہوں 25 سالوں سے وقت کے نشیب و فراز کے باوجود اپنی استقامت اور خلوص کے ساتھ علم و کردار کی شمعیں روشن رکھیں۔ یہ کلمات اُنہی درخشندہ چہروں کے نام ہیں جنہوں نے اپنے عمل اور محبت سے ہزاروں دلوں میں اُجالے کیے اور ایک ایسی روشنی بانٹی جو نسلوں تک برقرار رہے گی۔

سرفراز علی شاہد نے اپریل 2000 میں غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے بطور استاد وابستگی اختیار کی۔ جلد ہی وہ پرنسپل مقرر ہوئے اور پھر چار برس تک بطور ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر خدمات انجام دیں۔ ان کے بقول، یہ سفر غزالی کی رہنمائی اور اعتماد کی بدولت ممکن ہوا۔ کرونا کے بعد پالیسی تبدیلیوں کے نتیجے میں وہ دوبارہ غزالی سکول صفدر آباد کے پرنسپل مقرر کیے گئے، جہاں آج بھی وہ اپنی ذمہ داریاں بخوبی نبھا رہے ہیں۔ گزشتہ 25 برسوں میں تعلیمی نظام میں آنے والی تبدیلیاں، نئے مضامین، تدریسی طریقوں اور تعلیمی جدتوں کو اپنانا ان کے لیے ایک مسلسل سیکھنے کا عمل تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ غزالی کی تربیتی ورکشاپس اور رہنمائی سے ہر چیلنج کو آسان بنایا۔ آج جب وہ اپنے سابق طلبہ کو میڈیکل، فوج اور دیگر اہم اداروں میں دیکھتے ہیں تو دل فخر سے بھر جاتا ہے۔

سرفراز علی شاہد، پرنسپل غزالی سکول
صفدر آباد، شیخوپورہ

غلام یٰسین، پرنسپل غزالی سکول چک 54 سرگودھا

غلام یٰسین کا تعلق چک 54 شمالی، سرگودھا سے ہے۔ وہ مارچ 1998 میں غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے وابستہ ہوئے۔ دوست کے مشورے پر ٹیسٹ و انٹرویو دیا اور منتخب ہوئے۔ جلد ہی اپنے گاؤں میں دو کمروں پر مشتمل عمارت میں غزالی سکول کی بنیاد رکھی۔ سکول کا باقاعدہ افتتاح جون 1998 میں ہوا۔ ابتدائی دنوں میں بچوں کی تعداد کم تھی اور وسائل محدود، لیکن وقاص احمد صاحب کی حوصلہ افزائی اور ذاتی عزم سے غلام یٰسین نے کبھی ہمت نہ ہاری۔ انتظامی مشکلات کے باوجود وہ ڈٹے رہے اور ادارے کو مسلسل پروان چڑھاتے رہے۔

انہیں اسلام آباد میں منعقدہ صوبہ پنجاب (شمالی) کی سالانہ تقریب میں "بیسٹ پرنسپل ایوارڈ" سے بھی نوازا گیا۔

مختار احمد، پرنسپل غزالی سکول NB 81 سرگودھا

مختار احمد صاحب کا تعلق چک 86 جنوبی، سرگودھا سے ہے جہاں سے اُن کا تدریسی سفر غزالی سکول کے ابتدائی پرنسپل اور معلم کی حیثیت سے 1998 میں شروع ہوا۔ مقامی مخالفت کے باعث پہلا سکول بند کرنا پڑا، مگر انہوں نے ہمت نہ ہاری اور مئی 1998 میں چک 81 جنوبی میں نئے عزم کے ساتھ دوبارہ آغاز کیا۔ ابتدا میں والدین کا اعتماد جیتنا بڑا چیلنج تھا، مگر جب نومبر میں ایک طالبعلم کی قابلیت سے متاثر ہو کر معروف شخصیت نے سکول کے لیے دو کنال زمین عطیہ کی، تو یہ ان کے خلوص کی بڑی کامیابی تھی۔ 2004 اور 2005 میں طلبہ کی شاندار پوزیشنز نے سکول کا نام روشن کیا، اور انہی سالوں میں عطیہ کردہ زمین پر عمارت کی تعمیر کی ذمہ داری بھی انہوں نے بخوبی نبھائی۔

گزشتہ 25 برسوں میں انہوں نے تدریس کے انداز، نصاب، اور ٹیکنالوجی میں بڑی تبدیلیاں دیکھیں اور ان سے ہم آہنگ ہو کر راہنمائی کا فریضہ بھی سرانجام دیا۔ ان کے نزدیک استاد محض معلم نہیں، بلکہ نسلوں کا معمار ہے۔

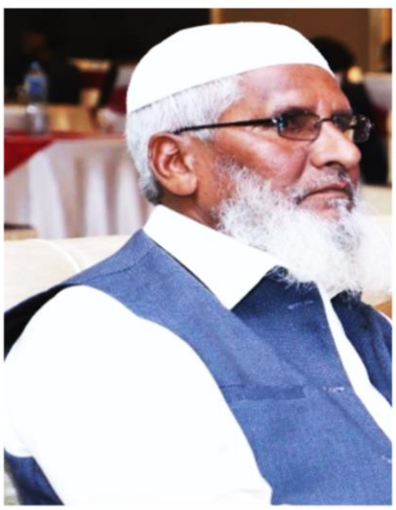

محمد اسلم، پرنسپل غزالی سکول خواص پور، گجرات

محمد اسلم صاحب کا تعلیمی و تدریسی سفر 1998ء میں غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے وابستگی سے شروع ہوا۔ ابتدائی دو برس انہوں نے بغیر کسی معاوضے کے ادارے کی خدمت کی اور یکم مارچ 2000ء کو باضابطہ طور پر تدریسی عمل کا بامعاوضہ آغاز کیا۔ ان کی یہ ابتدا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کے لیے تعلیم و تربیت محض پیشہ نہیں، بلکہ عبادت تھی۔ ان کے لیے تدریسی سفر کا سب سے درخشاں لمحہ 18-2017 کا وہ تعلیمی سال تھا، جب ان کے سکول نے میٹرک کے امتحانات میں شاندار نتائج حاصل کیے۔ 10 میں سے 8 طلبہ نے 950 سے زائد نمبر حاصل کیے۔ یہ وہ لمحہ تھا جسے وہ آج بھی فخر اور خوشی کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ گزشتہ 25 برسوں میں انہوں نے نصاب کی سختی، سہولیات کی کمی اور عمارت کی محدودات جیسے کئی چیلنجز کا سامنا کیا، مگر ہر آزمائش کے سامنے صبر، استقامت اور محنت کے ساتھ ڈٹے رہے۔ ان کا ماننا ہے کہ کامیابی صرف اُنہیں ملتی ہے جو اخلاص سے کام لیتے ہیں۔

محمد ابراہیم، پرنسپل غزالی سکول حسن خان، جھنگ

محمد ابراہیم صاحب جھنگ کے دیہی علاقے چنڈ بھروانہ سے تعلق رکھنے والے پُرعزم معلم ہیں جنہوں نے اپریل 2000 میں غزالی سکول حسن خان کی بنیاد رکھی۔ رانا محمد افضل کی وساطت سے غزالی سے وابستگی ہوئی، انٹرویو کے بعد بطور پرنسپل منتخب ہوئے، اور سادہ عمارت و وسائل میں تدریس کا آغاز کیا۔ ابتداء میں ناتجربہ کاری اور مقامی عدم اعتماد کے باعث مشکلات پیش آئیں، لیکن محنت، سالانہ تقریب اور کمیونٹی انگیجمنٹ سے ادارہ جلد مقبول ہوا۔ 2002 تک طلبہ کی تعداد 139 تک جا پہنچی، FAS پروگرام سے الحاق ہوا، اور وقت کے ساتھ تین کیمپس تک وسعت ہوئی۔ 2008 میں PEC امتحانات اور 2018 کے میٹرک رزلٹ نے ادارے کو ممتاز بنایا۔ انہوں نے ماسٹر ٹرینر کے طور پر ضلع بھر کے اساتذہ کی تربیت کی اور خود بھی علمی ترقی کی منازل طے کیں۔

(جاری ہے۔۔۔)

رکھ کر نبیؐ کو سامنے آرائشِ کردار کر

مطالعہ سیرۃ النبیؐ مقابلہ جات

(مرحلہ سوم)

حضورؐ کی حیات مبارکہ سے روشنی پانے اور اپنی زندگیوں کے گوشے گوشے کو منور کرنے کے لیے غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے 2021ء میں مطالعہ سیرت النبی کا باقاعدہ آغاز کیا۔ پہلے مرحلے پر منتخب 50 سکولوں کے 997 اساتذہ نے جبکہ دوسرے مرحلے پر 43 سکولوں کے 3650 طلبہ و طالبات نے تین کتب (محمد عربی، سب سے بڑا انسان، ہمارے رسول پاک) کا مطالعہ کیا۔ رواں سال 116 سکولوں سے 7231 طلبہ و طالبات سیرت کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ حسبِ روایت سیرت النبیؐ مقابلہ جات کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

(الف) خطاطی: حضور نبی کریمؐ کے مبارک نام یا ارشاد خوش خط لکھ کر بھیجے جا سکتے ہیں۔

(ب) مصوری: سیرتُ النبیؐ کے مطالعہ میں آنے والے مقامات کی خوب صورت منظر کشی کی جا سکتی ہے۔

(ج حاصل مطالعہ: سیرتُ النبیؐ کے کسی عنوان یا واقعہ کو اپنے الفاظ میں تقریری انداز میں پیش کرنے کا مقابلہ ہو گا۔

نوٹ: طلبا مذکورہ بالا مقابلہ جات میں زیادہ سے زیادہ (کوئی سے) دو مقابلہ جات میں بیک وقت شرکت کر سکتے ہیں۔

انعامات

پہلا انعام: 7000 روپے | دوسرا انعام: 5000 روپے | تیسرا انعام: 3000 روپے | 5 اعزازی انعامات: 2000 روپے

مقابلہ میں تخلیقات بھیجنے کی آخری تاریخ: 15 اکتوبر 2025

بذریعہ ڈاک "ارسلان شاکر، E-5 ثمن برگ جوہر ٹاؤن لاہور" پر ارسال کیجیے۔ وڈیوز بھیجنے یا رہنمائی کے لیے 0304-6897136 پر وٹس ایپ کیجیے۔

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

5-E Samanberg, Johar Town Lahore, Pakistan | 0304-6897136 | shakirarslan769@gmail.com | www.get.org.pk

جائزہ کتاب

فارمیٹو اسسمنٹ

(سرگرمیوں پر مبنی کتابچہ)

ہر معاشرہ نسل نو کی تعلیم و تربیت کے لیے ادارے قائم کرتا ہے. جن کے لیے اساتذہ' تعلیم کا نصاب ،طریقہ ہائے تدریس، کمرہ ہائے جماعت (Class Rooms) کے لیے عمارات ، کھیل کے میدان اور دیگر سازوسامان کا انتظام ضروری ہے۔ان انتظامات کی تکمیل کے بعد معاشرہ، والدین، اور اساتذہ بجا طور پر یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ان سہولیات سے کہاں کہاں تک استفادہ کیا گیا ہے۔طلبہ کی کارکردگی کا معیار کیا ہے۔طلبہ کی تعلیمی ترقی اور کامیابیوں کی رفتار کا اندازہ لگانے کے لیے فارمیٹو اسسمنٹ (Formative Assessment) کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے، فارمیٹو اسسمنٹ ایک جدید تدریسی حکمت عملی ہے جو طلبہ کی تعلیمی کارکردگی کو مسلسل جانچنے ،ان کی تعلیمی ترقی کی نگرانی کرنے اور تدریسی عمل کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

زیر نظر کتابچہ شعبہ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ نے انہی مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کیا ہے تاکہ اساتذہ اور تعلیمی ذمہ داران کو شعور دلایا جا سکے کہ فارمیٹو اسسمنٹ نہ صرف طلبہ کے تعلیمی سفر کو بہتر بناتی ہے۔بلکہ ان کی تخلیقی اور تنقیدی صلاحیتوں کو بھی فروغ دیتی ہے۔

اس کتابچے میں فارمیٹو اسسمنٹ کی مختلف تکنیکوں، اصولوں، اور فوائد پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔یہ اساتذہ کو مختلف تدریسی تکنیکس میں معاونت فراہم کرے گا۔

- ❖ اساتذہ اور طلبہ کے درمیان تعمیری مکالمہ
- ❖ طلبہ کو اپنی غلطیوں سے بروقت آگاہی
- ❖ عملی سرگرمیوں کی ذریعہ دلچسپ تدریس
- ❖ ہر طالب علم کے لیے ترقی کے مساوی مواقع
- ❖ طلبہ کی تعلیمی ترقی کا بروقت اور مسلسل جائزہ

اس مینول کو حاصل کرنے کے لیے درج ذیل موبائل نمبر پر رابطہ کیجیے: 03015333238

Ghazali Education Foundation

Research & Development Department

بسلسلہ یومِ اساتذہ

مقابلہ مضمون نویسی

عنوان: "معلم چراغِ راہ گزر"

برائے طلبہ و طالبات

7 اکتوبر	منگل	سرگودھا	صبح 9 تا 10 بجے
8 اکتوبر	بدھ	شیخوپورہ	

پہلا انعام	8000
دوسرا انعام	6000
تیسرا انعام	4000
5 اعزازی انعامات	2000

شرائط:

- مضمون اردو زبان میں پنسل یا پین سے تحریر کیا جائے گا
- مضمون نویسی کے لیے ایک گھنٹہ کا وقت دیا جائے گا
- مضمون کم از کم 500 اور زیادہ سے زیادہ 700 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے
- لکھنے کے لیے صفحات شرکاء کو مہیا کیے جائیں گے۔ اپنی طرف سے صفحات لانے کی اجازت نہ ہوگی
- انعام یافتگان کا فیصلہ ہیڈ آفس کی منتخب کمیٹی کرے گی

مزید رہنمائی و معلومات کے لیے
0304-6897136

زیرِ انتظام: ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

5 World Teachers' Day
October, 2025

عالمی یومِ اساتذہ

معلم چراغِ راہ گزر

7 اکتوبر	منگل	سرگودھا	صبح 9 تا 12 بجے
8 اکتوبر	بدھ	شیخوپورہ	

مقابلہ مضمون نویسی | یومِ اساتذہ آگاہی واک | تقسیمِ تحائف واسناد

GEF
GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

Dated: Oct o5, 2025

محترمی اساتذہ کرام غزالی سکولز

السلام علیکم ورحمة الله؛

کسی بھی انسان کی کامیابی میں استاد کی بہترین تربیت کارفرما ہوتی ہے۔ ایک معمولی سے نوخیز بچے سے لے کر ایک کامیاب فرد تک کا سفر اساتذہ کا مرہون منت ہے۔ وہ ایک طالب علم کے خالی ذہن میں جس طرح کا رنگ بھرنا چاہیں بھر سکتے ہیں۔ استاد قوموں کی تعمیر میں بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اساتذہ اپنے آج کو قربان کرکے بچوں کے کل کی بہتری کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ اسلام اساتذہ کی تکریم کا اس قدر قائل ہے کہ وہ انہیں روحانی باپ کا درجہ دیتا ہے۔ کارِ نبویؐ اختیار کرنے اور غزالی سکولز کا حصہ ہونے پر میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ علم کی جو شمع آپ نے جلائی ہے اس کی روشنی پھیلتی رہے گی، ان شاء اللہ۔

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا سفر 1995ء سے تادمِ تحریر اخلاص، عزم و یقیں اور اپنے حصے کا کام کرتے رہنے سے عبارت ہے۔ 22 سکول نقطۂ آغاز تھے اور اب یہ تعداد 850 سکولوں تک جا پہنچی ہے۔ کم و بیش سوا لاکھ طلبا زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ پانچ ہزار محنتی اساتذہ ہمارے دست و بازو ہیں۔ اس عطائے ربانی پر اُس ذاتِ بے ہمتا کا جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا خواب ہے کہ ہم پاکستان کو سو فی صدی پڑھا لکھا پاکستان بنائیں۔ یہ خواب بہت جلد حقیقت بنے گا۔ اگر ہمارے ربِ کریم نے چاہا تو۔

غزالی سکول میں آپ کی خدمات کے عوض جو مشاہرہ آپ وصول کرتے ہیں وہ آپ کے کام اور اخلاص کے مقابلے میں نہایت کم ہے لیکن بطور معلم آپ قوم کی تعمیر و ترقی میں جو کردار ادا کر رہے ہیں اس کا معاوضہ اس کے علاوہ اور کچھ ہو بھی نہیں سکتا کہ آپ ہزاروں طلبا و والدین کی دعاؤں کے حق دار ٹھہریں اور دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران۔ آپ کی انتھک محنت، کام سے لگن اور طلبا سے محبت کا منہ بولتا ثبوت آپ کے نتائج ہیں جو آپ ہر سال دیتے اور غزالی ایجوکیشن فانڈیشن کا نام روشن کرتے ہیں۔ ہمیں آپ پر فخر ہے۔

اساتذہ کی عظمت اور حیثیت کے اعتراف میں "اساتذہ کا عالمی دن" ہر سال 5 اکتوبر کو منایا جاتا ہے۔ اس دن کے منانے کا مقصد یہ ہے کہ استاد کے مقام و مرتبے کو اجاگر کیا جائے اور ان کو وہ عزت و احترام دیا جائے جس کے وہ حق دار ہیں۔ اس مکتوب کے ذریعے مجھے یہ اعتراف کرنا ہے کہ آج غزالی فاؤنڈیشن کامیابی کی جن منزلوں پر ہے وہ آپ کی محنت کی بدولت ہے اور اس سفر میں آپ نے طلبا کی شخصیت سازی کے جو جوہر دکھائے ہیں وہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔ اس کام کو تسلسل سے جاری رکھیے۔ دنیا میں کامیابی کا اصول یہی ہے کہ دستیاب وسائل و ذرائع کا بھرپور اور بہترین استعمال کیا جائے اور پھر توکل علی الرحمٰن ہو۔ جہاں کہیں مشکل پیش آئے اس کا پامردی سے مقابلہ کیا جائے۔ یاد رکھیے آپ جو کام کر رہے ہیں یہ قوم کی تقدیر سنوارنے کا کام ہے۔ اس کام کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے جب اپنا تن من دھن قربان کیا جائے تو الٰہی نصرت ملتی ہے۔ احساسِ ذمہ داری ہر آن مصروفِ عمل رکھتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا اعزاز ہوگا کہ آپ کارِ انبیا سر انجام دے رہے ہیں۔ اللہ رحیم آپ کو اپنا خونِ جگر وارتے رہنے کی توفیق سے نوازے۔

میرا خصوصی سلام اور مبارک باد فرداً فرداً اپنے تمام اساتذہ کو پہنچا دیجیے۔ میں آپ کی دنیا و عقبیٰ میں کامیابی کے لیے دعا گو ہوں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

سید عامر محمود (تمغۂ امتیاز)
ایگزیکٹو ڈائریکٹر غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کا یومِ اساتذہ کے موقع پر اساتذہ کے نام، پیغام

5-E Saman Berg, Johar Town, Lahore, Pakistan (+92-42) 111 438 438 info@get.org.pk www.get.org.pk

میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کا غزالی سکولوں میں مطالعاتی پروگرام

بچوں کی کردار سازی کے لیے سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سرگرمیاں

سیرت النبی ﷺ کی مناسبت سے منتخب غزالی سکولوں کے جماعت دوم کے طلبہ وطالبات اس کتاب سے درج ذیل سرگرمیاں سرانجام دیں گے۔

- اساتذہ روزمرہ کی بنیاد پر سیرت کے مختصر واقعات کو دلچسپ اور کہانی کے انداز میں بچوں کو ذہن نشین کروانے کی کوشش کریں گے۔
- بچے کتاب میں موجود سرگرمیوں میں رنگ بھریں، کوئز یاد کریں اور سیلف اسسمنٹ کی سرگرمیاں کے ذریعے سیرت کے مختلف پہلوؤں سے رہنمائی اور واقفیت باہم پہنچائیں گے۔
- طلبہ کے گروپ بنا کر انہیں موضوعات تفویض کیے جائیں گے بعد میں ان موضوعات پر کوئز اور تقریری مقابلہ جات ہوں گے۔

GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن

Holidays Learning Program

میری چھٹیاں

• Moral Values • Science &Technology • Life Skills • Creativity

منتخب غزالی سکولز میں سمر کیمپ مینول "میری چھٹیاں" کے مطابق سمر کیمپ کا انعقاد ہوا اور جن طلبہ وطالبات نے مینول میں دی گئی سرگرمیوں میں حصہ لیا انہیں انعامی مقابلے میں حصہ لینے کا موقع فراہم کیا گیا۔ مقابلے میں 37 سکولوں کے 148 طلبہ وطالبات نے حصہ لیا۔ ججز نے طلبہ کے بھیجے گئے نمونوں کا جائزہ لیا اور درج ذیل طلبہ وطالبات نقد انعام کے حقدار قرار پائے ہیں۔

1st 5000

سیرت فاطمہ

غزالی سکول 267، جھنگ

2nd 3000

جویریہ نور

غزالی سکول کوتریلا، چکوال

3rd 2000

عروج فاطمہ

تعمیر ملت دیپالپور، اوکاڑہ

حوصلہ افزائی انعام 1000 روپے

مبشرہ اشرف	تعمیر ملت دیپالپور، اوکاڑہ
ارسا رباب	غزالی سکول عالم خیل، میانوالی
خباب فیصل	غزالی سکول کوتریلا، چکوال
حوریہ فاطمہ	غزالی سکول 267، جھنگ
نور فاطمہ	غزالی سکول 78، فیصل آباد
محمد ادریس	GGPS گھوئی، راولپنڈی
محمد اسمٰعیل	GPS ڈھوک سگال، راولپنڈی
محمد وصی	GGPS کھناھدہ دو بیرن، راولپنڈی

دعا ہے کہ مقابلہ میں شرکت کرنے والے سبھی طلبہ وطالبات حصولِ علم نافع اور عملِ صالح میں کوشاں رہیں گے۔

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

Top Performers

Bano Qabil Project – Course 1

Under the Ghazali Bano Qabil Project, the first course — MS Office has been successfully completed. 188 students across four centers, actively participated in this foundational digital skills training and gained hands-on experience in MS Word, PowerPoint, and Excel. We are proud to announce the top performers of the course:

5000
1st Position

Hurain Suleiman
(50/50)
Ghazali School Kamra, Attock

3000
2nd Position

Muhammad Bilal
(49/50)
Ghazali School Dhareema, Sargodha

2000
3rd Position

Sami-Ullah
(48/50)
Ghazali School Dhareema, Sargodha

2000
3rd Position

Muhammad Meesum
(48/50)
Ghazali School Kamra, Attock

2000
3rd Position

Muhammad Ahmad Raza
(48/50)
Ghazali School Dhareema, Sargodha

Research & Development Department